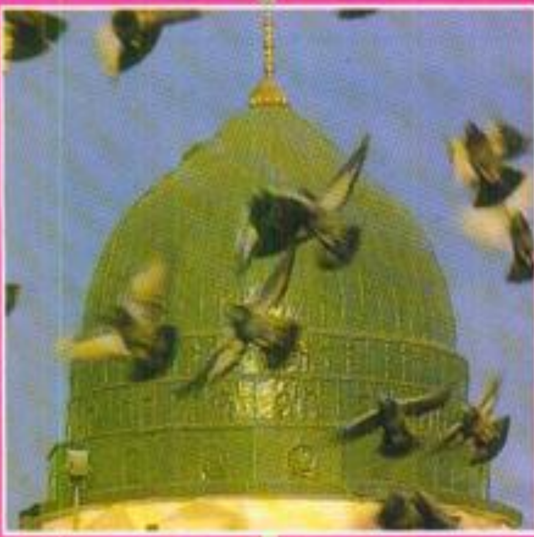

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۴۰ | ۱۰ تا ۱۶ شوال ۱۴۱۶ھ بمطابق یکم تا ۷ مارچ ۱۹۹۶ء

اسلام ہر دور میں قیادت و رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے

خاتم الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ایک حیران کن بشارت

عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی شبہات

مرزا طاہر کا فرار

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی عظیم فتح

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

جعلی ڈومیسائل

سوال .... ایک انجینئرنگ کالج میں کچھ امیدواروں نے جعلی ڈومیسائل پر داخلہ حاصل کرلیا ہے کالج میں داخلے کا اصول یہ ہے کہ ہر صوبے سے چند مخصوص وہ طلباء لئے جاتے ہیں جو کہ سب سے زیادہ نمبر رکھتے ہوں۔ داخلہ ڈومیسائل اور نمبروں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اب اس سلسلے میں مندرجہ ذیل مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

1 .... اگر ان داخلوں کو ختم کیا جائے تو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اب داخلے کا مرحلہ اختتام پذیر ہے اور یہ سیٹیں جو کہ جعلی ڈومیسائل سے حاصل کی گئیں ہیں ضائع ہوکر خالی رہ جائیں گی۔

اب اگر کوئی شخص ان جعلی ڈومیسائل والے طالب علموں کے داخلوں کو چیلنج کرکے کینسل کرواتا ہے تاکہ آئندہ کوئی دوسرا دھوکہ دہی کے ساتھ داخلے لینے کی کوشش نہ کرے اور حق دار کو اس کا حق ملے۔ تو ایسی صورت میں شرعی لحاظ سے کیا وہ ایسا کرسکتا ہے؟

(محمد عامر خان۔ حیدر آباد)

جواب .... جعلی ڈومیسائل کی کارروائی خیانت ہے اور خیانت کا گناہ ظاہر ہے لیکن اگر ان لوگوں میں تعلیمی اہلیت موجود ہے اور داخلے کے واقعی اہل ہیں البتہ حق تلفی سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے تو ان کا یہ داخلہ لینا شرعاً" درست ہے اور آپ کا ان کے خلاف قانونی گرفت کرنا مناسب نہیں لیکن اس کے برعکس وہ طلباء جو نااہل ہیں اور نہ صحیح ڈومیسائل ہی ہے تو ان کا ایسا کرنا ظلم ہے اور حق دار طلباء کی حق تلفی کے مرتکب ہیں۔

عورتوں کا پردہ کرنے کا حکم

سوال .... اسلام نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے کیا یہ پردہ کا حکم قرآن پاک میں موجود ہے؟ اور پردہ کرنا فرض ہے یا واجب؟ عورت کے کون سے اعضاء عام طور سے پردے سے مستثنیٰ ہیں؟

جواب .... اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں پردہ کے بارے میں ارشاد فرمایا! یاایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونسآء المومنین ید نین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنٰی ان یعرفن فلایوذین و کان اللہ غفوراً رحیماً الخ

(الاحزاب پ ۲۲ آیات ۵۹)

قال اللہ تعالیٰ فی مقام اٰخر

قل للمومنین یغضوامن ابصارھم ویحفظوافروجھم ذلک ازکٰی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولایبدین زینتھن الا ماظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولایبدین زینتھن الالبعولتھن اواٰبآءھن ص..الخ

(النور ص ۱۸ آیات ۳۰ تا ۳۱)

جمہور آئمہ مجتہدین جن میں امام شافعیؒ امام احمدؒ امام مالکؒ حضرات شامل ہیں یہ تمام حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کا چہرہ بھی عورت (چھپانے کی چیز) ہے اور اس کا چھپانا واجب ہے اور اس کا کھولنا ناجائز اور حرام ہے اور اس کی تائید سورہ احزاب کی آیات "ید نین علیھن من جلابیبھن" سے ہوتی ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ چھپانا ضروری ہے اور خود حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج مطہرات اور بنات طاہرات کو اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا کہ "اپنی جلباب استعمال کریں" جلباب اس لمبی چادر کو کہتے ہیں جس میں عورت سر سے پیر تک چھپ جاتی ہے۔"

ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے جلباب کی یہ صورت نقل کی ہے کہ عورت سر سے پاؤں تک اس میں لپٹی ہوئی ہو اور چہرہ و ناک بھی اس میں چھپا ہوا ہو۔ صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لئے کھلی ہو یہ صورت بھی بالاتفاق فقہائے امت ضرورت کے وقت جائز فرماتے ہیں اور آج کل تو اور آسان صورت ہوگئی کہ عورت اپنا پورا چہرہ چھپالے اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگالے اس میں پردہ بھی خوب اور عورت کو راستہ دیکھنے میں پریشانی بھی نہ ہوگی۔

(معارف القرآن ج ۴ ص ۲۳۲)

(تفسیر مظہری ج ۶ ص ۴۹۹)

البتہ عورت کا احرام اگرچہ چہرہ میں ہے یعنی اس کے چہرے پر کوئی مس (ٹچ) نہ کرے لیکن عورت کے چہرے کا پردہ بھی لازمی ہے اور اس کو کھلا رکھنا قطعاً" جائز نہیں عام طور پر خواتین اس میں نہایت غفلت برتتی ہیں اور اللہ کے گھر میں بھی قرآن و سنت کے صریح حکم کو توڑنے کی مرتکب ہوتی ہیں اور اس رحمت کے گھر میں جاکر بھی گناہ کماتی ہیں۔

حالانکہ اس کی جائز اور آسان صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ایک گتہ نما سائبان بناکر اپنی پیشانی کے اوپر لگالیں پھر اس پر نقاب ڈال لیں جس کی وجہ سے یہ نقاب یا کپڑا چہرے کو مس نہیں کرتا۔ لہٰذا پوری کوشش کی جائے اور پردے کا خصوصیت سے اہتمام فرمائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق کامل عطا فرمائے۔ آمین

مسلمان مردوں کے لئے ڈاڑھی کا حکم

سوال .... اسلام نے مسلمان مردوں کو ڈاڑھی

باقی صفحہ ۲۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴ شمارہ ۴۰

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر منتظم: مفتی منیر احمد اخون

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر عبداللہ ملک

قانونی مشیر منشی علی حبیب ایڈووکیٹ

نائیٹل و تزئین ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۴
اسلام ہر دور میں قیادت و رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے ۶
مرزا طاہر کا فرار ۱۰
ختم الانبیاء المرسلین۔ ایک عیسائی کی بشارت ۱۳
عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی شبہات ۱۶
قادیانیت۔ ایک گستاخانہ سازش ۲۰

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ [illegible] کراچی

پاکستان کی حفاظت بھی کیا ایک مسئلہ بن جائے گی؟

نصف صدی تک نظریاتی سرحدوں کی پامالی 'اور اب جغرافیائی سرحدوں کو سیمیناروں اور تبصروں میں موضوع بحث بنانے کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہیں ــــــ علماء کرام اور خیر خواہان امت کے لئے لمحہ فکریہ

پاکستان دنیا کے نقشے پر واحد ملک ہے جو اسلام کے نظریہ قومیت کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ عجیب ستم ظریفی ہے کہ اسی ملک میں حکومتی سطح سے اسلام کی بیخ کنی کا عمل "پالیسی" کی حیثیت سے روز اول سے جاری ہے۔ حکمران آتے جاتے رہے 'انداز حکومت بدلتے رہے لیکن اسلام کے اصول و قوانین پر تیشہ زنی ہر دور میں قدر مشترک کے طور پر جاری رہی ــــــ انگریزوں کا پروردہ و مراعات یافتہ طبقہ امریکہ سے خلعت غلامی پاکر مختلف عنوانات سے مسند اقتدار پر قابض رہا۔ قوت اقتدار کے بل پر زندگی کے تمام شعبوں سے اسلامی رنگ کھرچنے کی ہر ممکن کوشش ہوتی رہی۔ معاملہ اس حد تک سنگین ہو گیا کہ ملک کے مشرقی و مغربی حصوں کو متحد رکھنا ناممکن بنا دیا گیا اور مشرقی حصہ بنگلہ دیش کے نام سے ایک الگ ملک کے طور پر وجود میں آ گیا۔ اب سابقہ مغربی پاکستان ہی پورا پاکستان باقی رہ گیا۔ کچھ عرصہ سے اس بقیہ پاکستان میں جغرافیائی تبدیلیوں کا تذکرہ اخبارات اور سیمیناروں میں مختلف انداز سے کیا جا رہا ہے۔ کراچی کے مسئلہ نے ملکی معیشت اور نظام کو پورے طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی ادارے معیشت و نظام کے مختلف شعبوں کی خریداری میں مصروف ہیں۔ اسلام سے روگردانی کے نتیجہ میں پاکستان کے وجود و بقاء کو آج تک بھارت دشمنی کی بنیاد پر دھکیلا جا تا رہا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی تنظیم "سارک" نے ممبر ممالک میں باہمی تجارت کو ترجیحی بنیادوں پر جاری کرنے کا قانون بنایا ہے جس میں پڑوسی ممالک کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ پاکستان بھی سارک کا ممبر ہونے کے ناطے بھارت سے ترجیحی بنیاد پر تجارت کا پابند ہے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت اگرچہ غیر مشتہر طریقہ پر ماضی میں بھی بھارت سے تجارت جاری رہی لیکن اب علی الاعلان بھارت کو اولین حیثیت دی جا رہی ہے۔ چونکہ نصف صدی تک حکمرانوں کے سیاسی مصالح کی بنا پر عوام الناس کو بھارت دشمنی کا سبق دیا گیا لہٰذا ضروری ہوا کہ "موہوم دشمنی" کے اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے تدریجی انداز اپنایا جائے۔ غالباً" اسی مقصد کے لئے سیمیناروں کا انعقاد شروع کیا گیا ہے۔ ان سیمیناروں میں جو زبان و لہجہ اختیار کیا جا رہا ہے اس کی جھلک اس اخباری اطلاع میں دیکھی جا سکتی ہے:

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز فورم برائے امن و جمہوریت اسلام آباد کے زیر اہتمام "پرتھوی میزائل اور پاکستان" کے موضوع پر منعقدہ تقریب اس وقت سخت ہنگامہ آرائی اور ہلڑ بازی کا شکار ہو گئی۔ جب بعض مقررین نے اسلام پاکستان اور مسلح افواج کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے جہاد 'ایمان اور تقویٰ کا تمسخر اڑایا۔ تقریب کے مہمان خصوصی تحریک استقلال کے سابق سربراہ ایئر مارشل (ر) اصغر خان نے بھی مقررین کے سوقیانہ خیالات پر احتجاج کیا اور تقریر کرنے سے انکار کر کے تقریب سے اٹھ کر چلے گئے۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان پیپلز فورم برائے امن و جمہوریت اسلام آباد کے زیر اہتمام ایک ہوٹل میں پرتھوی میزائل اور پاکستان کے موضوع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کے مہمان خصوصی تحریک استقلال کے سابق قائد اصغر خان تھے۔ تقریب سے ڈاکٹر عنایت اللہ 'ڈاکٹر پرویز ہود بھائی اور ڈاکٹر عمیر نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں پاکستان اور مسلح افواج کے خلاف زبردست ہرزہ سرائی کی اور اسلام 'جہاد 'ایمان اور تقویٰ کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ پرتھوی میزائل ایک حقیقت ہے جس کا پاکستان کے پاس توڑ نہیں۔ پاکستان کے چند ایٹم بم بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے پاکستان کو کشمیر میں مداخلت بند کر دینی چاہئے۔ مقررین نے مشورہ دیا کہ پاکستان اور بھارت سرحدی حد بندی ختم کر دیں۔ مشترکہ کرنسی رائج کریں اور دفاعی معاہدہ کر لیں۔ مقررین نے دعویٰ کیا کہ ہندو ازم اور اسلام میں کوئی فرق نہیں۔ اس موقع پر ایک صحافی و کالم نگار حمید اللہ عابد نے کھڑے ہو کر مقررین کے خیالات پر سخت اعتراض کیا اور ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کے ریمارکس کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے مسلح افواج کے خلاف باتیں کی ہیں۔ میں انہیں جواب دینا چاہتا ہوں اس کے ساتھ ہی تقریب میں شور و غوغا شروع ہو گیا۔ تقریب میں موجود خواتین نے حمید اللہ عابد کو بنیاد پرست اور متشدد قرار دیا۔ ایک خاتون نے چلاتے ہوئے کہا کہ یہ جنگ بدر اور جنگ احد کا زمانہ نہیں 'آج زمانہ بدل گیا ہے ہمیں جذبہ ایمانی اور بھارت سے جنگ کی ضرورت نہیں۔

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے کہا کہ یہاں پرانے زمانے کی باتیں نہ کی جائیں۔ پاکستان کو بھارت کے مقابلہ میں اپنا چھوٹا پن تسلیم کر لینا چاہئے۔ اور

موقع پر خواجہ مسعود نے کہا آج جرمنی اور فرانس مل رہے ہیں اس لئے پاکستان اور بھارت بھی سرحدیں ختم کردیں کیونکہ نظریاتی سرحدوں کا کوئی وجود نہیں ہم ایک ہیں' ہندو مسلم کے درمیان کوئی فرق اور اختلاف نہیں ہے ہم نے ہزاروں سال اکٹھے گزارے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان اور بھارت کی مشترکہ کرنسی اور مشترکہ دفاع ہو۔ ڈاکٹر عنایت اللہ نے کہا کہ پاکستان کشمیر میں فساد کرا رہا ہے یہ فساد اب بند ہونا چاہئے۔ ہم کشمیریوں کو اسلحہ دیتے ہیں اور جنگ کے شعلوں پر تیل چھڑکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق ۱۹۸۰ء میں معافی مانگنے بھارت گئے تھے جس کی وجہ سے پاکستان بھارت جنگ نہیں ہوئی تھی۔ صحافیوں کے گروپ میں شامل میاں منیر احمد اور عبدالرؤف چوہدری سمیت احتجاج کرنے والے لوگوں کو گالیاں دی گئیں اور کہا گیا کہ یہ جماعت اسلامی کے غنڈے ہیں' انہیں باہر نکالو۔ اور ان این جی اوز کے چند کارکنوں نے آستینیں چڑھالیں اور صحافیوں کو مارنے کے لئے تل گئے۔ تقریب میں شریک بعض ماڈرن خواتین نے اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا' مولویوں اور شیطان کے لطیفے سنائے اور صحافیوں کو احمق قرار دیا۔ تقریب کے متعدد شرکاء کے شدید احتجاج کے بعد تقریب درہم برہم ہوگئی اور منتظمین نے اس کے اختتام کا اعلان کردیا۔

(روزنامہ پاکستان ۱۲ر فروری ۱۹۹۶ء)

علامہ اقبال کے صاحبزادے ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال نے ایک سیمینار میں تقریر کرتے ہوئی "پاکستان" کے نام کو ہی ہندو اور انگریز کی ملی بھگت اور سازش کا نتیجہ قرار دے دیا۔ پاکستان کے سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق امریکہ سے مسئلہ کشمیر کا یہ حل لے کر آئے ہیں کہ ایک مخصوص عرصہ تک کشمیر کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ حکومت کے مقتدر حلقوں سے بھی مصروف گفتگو رہے اور حکومت سے باہر سیاسی رہنماؤں کو بھی اپنے منصوبے کی افادیت سمجھاتے رہے ہیں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے قیام کو "مجبوراً" تسلیم کرکے آئندہ پھر ہندوستان میں ضم کرنے کا اشارہ اسی وقت دے دیا تھا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کو بھی جنرل اختر قادیانی نے اسی مقصد کے لئے پاکستان پر مسلط کروادیا تھا۔ ایسی صورت میں ان امور پر ذرا بھی گہری نظر ڈالی جائے تو سوال ابھر کر سامنے آتا ہے کہ آج تک تو اس ملک میں اسلام اور اسلامی شعائر کی حفاظت کا مسئلہ درپیش ہے کیا اب جغرافیائی حیثیت سے پاکستان کی حفاظت بھی ایک مسئلہ بن جائے گی۔ ارباب دانش اور خیر خواہان ملت کے لئے یہ انتہائی قابل غور نکتہ ہے۔

دینی مدارس میں انگریزی تعلیم کے اثرات و نتائج

کچھ عرصہ سے دینی مدارس کے نصاب میں انگریزی تعلیم کی پیوند کاری عملی شکل اختیار کررہی ہے۔ جس انداز سے یہ پیوند کاری ہو رہی ہے یہ مرعوبیت اور غیر مرئی دباؤ کی غمازی کررہی ہے۔ دینی مدارس کا نصاب حقیقتہً "اتنا ٹھوس اور مربوط ہے کہ آٹھ سال میں اس کی تکمیل کا حق ہی ادا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سال کے آخر میں کتابیں ختم کرانا ہی مسئلہ بن جاتا ہے۔ دوسری طرف انگریزی تعلیم کا نصاب خالص اسی تعلیم کے نظام اور اداروں میں مثبت نتائج سے محروم رہا ہے۔ "لکھے پڑھے" انبوہ کثیر کے سوا قوم و ملک کو انگریزی تعلیمی اداروں نے کچھ نہیں دیا۔ اس انگریزی نصاب کی دینی نصاب سے پیوند کاری کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ طلبا "آدھا تیتر آدھا بٹیر" کے مصداق قرار پائیں۔ دینی مقتداؤں اور ارباب مدارس کو پھر سے اس پہلو پر غور کرلینا چاہئے۔ آٹھ دس سال بعد کے بھیانک نتائج سے یقیناً" آنکھیں کھلیں گی۔ لیکن پھر تبدیلی اس مقام پر لے جاچکی ہوگی کہ لوٹنا ناممکن ہو جائے گا۔

اگر اس راہ کو اختیار کرنا ہی ہے تو اس کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ بڑے مدارس جن کے وسائل وسیع ہیں "تخصص" کا ایسا درجہ قائم کریں جس میں فارغ التحصیل طلبہ کو "مہارت" کے ساتھ انگریزی پر عبور حاصل کرایا جاسکے۔ موجودہ نصاب و نظام کے تحت امتحانات اور ڈگریاں دلانے کی راہ استعداد پیدا نہیں کرتی' جن لوگوں نے ایسا کیا ان کی کارکردگی اس پر شہادت کے لئے کافی ہے۔ اس کے اثرات جس طرح خالص انگریزی اسکولوں اور کالجوں میں انگریزی تہذیب سے مرعوبیت کی صورت میں ہی ظاہر ہوئے دینی مدارس کو ان سے بچایا نہ جاسکے گا۔ مشرقی زبانوں میں عربی' فارسی اور اردو دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی میں بولی اور سمجھی جاسکتی ہیں اور تین چوتھائی مسلم آبادی ان تینوں زبانوں سے والہانہ محبت رکھتی ہے۔ ہمارے مدارس میں اس طرف مجموعی حیثیت سے کوئی دھیان نہیں دیا جارہا کہ ان تین زبانوں میں طلباء میں کس طرح مہارت پیدا کی جائے۔ اپنی ذاتی و فطری استعداد سے کسی طالب علم میں ان تینوں زبانوں میں سے کسی ایک میں اظہار مافی الضمیر کا ملکہ پیدا ہوجاتا ہے تو یہ مدارس کی کارکردگی کا نتیجہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اکابرین اور ارباب مدارس کو "خود تنقیدی" سے کام لے کر ٹھنڈے دل سے اس پہلو پر پھر سے غور کرنا چاہئے۔ دارالعلوم دیوبند جن حالات اور جن مقاصد کے لئے قائم ہوا تھا گہری نظر سے اس کا مطالعہ کرکے مستقبل کا نقشہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ پیوند کاری اسلامیات کی انگریزی تعلیم کے ساتھ ہو یا انگریزی تعلیم کی دینی نصاب کے ساتھ نتائج مثبت اور حوصلہ افزا نہیں ہوسکتے۔ اور اندیشہ ہے کہ ہر ادارہ بہاولپور کی اسلامی یونیورسٹی کا رنگ نہ اختیار کرلے۔ جامع العلوم ملتان اور منصورہ سندھ میں جماعت اسلامی ایسے تجربے کرچکی ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

اسلام ہر دور میں قیادت و رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے

ذیل کا مضمون حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلہ کی وہ فکر انگیز تقریر ہے جو ۸ر نومبر سنہ ۹۵ء کو تحفظ مدارس کانفرنس غازی پور میں ہوئی اور مولانا مدظلہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اسلام کی حقانیت اور ہر زمان و مکان میں اس کی قیادت و رہنمائی اور مسائل کا حل پیش کرنے کی صلاحیت پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی سیدنا و نبینا محمد وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعهم باحسان الٰی یوم الدین' وبعد!

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' وماکان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منهم طائفۃ لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون

حضرات! میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی آیت پڑھی ہے' اگر میرا قرآن شریف کے ایک طالب علم کی حیثیت سے' ایک عربی داں' ایک مطالعہ کرنے والے کی حیثیت سے امتحان لیا جائے کہ یہ بتایئے کہ جن کی دنیا میں شہرت اور عزت پھیلے' جن کی اہمیت بلند آواز سے اور بڑی فصاحت و بلاغت سے واضح کی جاتی ہے' اور جن کے لئے بڑی بڑی جانفشانیاں کی جاتی ہیں' اور ان کو دین اور اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے' قرآن مجید میں کہیں اس کا تذکرہ بھی ہے' قرآن مجید میں بہت سی ایسی حقیقتیں بیان کی گئی ہیں جو کسی کتاب میں مشکل سے نہیں ملتیں' یہ بتایئے کہ کس چیز کی بڑی اہمیت ہے دین کی نگاہ میں' اور دین والوں' اور علماء اور دانشوروں کی نگاہوں میں' اور مورخوں اور ناقدین نے بھی اس کو بہت بڑا حق دیا ہے قرآن مجید میں بھی ان کا ذکر ہے' تو میں کہوں گا کہ ہاں اس آیت میں ان کا ذکر ہے' اگر آپ غور کریں' ایسی بہت سی حقیقتیں ہیں جن پر غور کرنے کی نوبت نہیں آتی' روز مرہ کی زندگی میں بھی' اور ان مدارس میں بھی بعض چیزیں ایسی بدیہی سمجھ لی جاتی ہیں اور حقیقی روز مرہ کی سمجھ لی جاتی ہیں' جن کی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی' اور آدمی کو غور کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی' ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال ہی نہ پیدا ہوا ہو' اس میں صاف مدارس کے نام لئے بغیر' اس لئے کہ نام لینے میں' الفاظ بدلتے رہتے ہیں' مدارس ہی کو لے لیجئے' کسی کو معاہد' کسی کو مراکز' کسی کو جامعات کہا جاتا ہے' مختلف اداروں میں' مختلف الفاظ میں' لیکن جو مدارس کی خصوصیت اور مقصد ہے' اور اس کی افادیت ہے' وہ اس آیت میں بیان کردی گئی ہے' یہ وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جو خالق فطرت اور خالق کائنات ہے' اور وہ انسان کی کمزوریوں اور ضرورتوں سے بھی واقف ہے' اور دین کے متضاد تقاضوں سے بھی واقف ہے' عالم الغیب ہے' وہ اپنے ان تمام صفات کے ساتھ جس طرح اس آیت میں اشارہ کیا ہے ------ ایسے مراکز جہاں دین کا گہرا علم حاصل کیا جائے' دین کا عمیق اور وسیع آفاقی علم حاصل کیا جائے' جو ہر زمانہ میں کام دے سکے' اس آیت میں اگرچہ مدارس کا نام نہیں لیا' اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند تھی' لیکن اس آیت میں بالکل مدارس کی تصویر آگئی ہے' اور مدارس کی ضرورت اور افادیت بھی آگئی' اور اس میں مدارس کا فرض بھی بیان کردیا گیا ------ فرماتا ہے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ اہل ایمان سب کے سب گھروں سے نکل جائیں' اور زندگی کی ضروریات سے بالکل آنکھیں بند کرلیں' یہ تو ہونے والی اور ممکن العمل بات نہیں' پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان میں سے ایک جماعت اس کام کے لئے تیار ہو جائے' تاکہ وہ دین میں فقہی سمجھ حاصل کریں' عربی زبان میں سمجھنے کے لئے بیسیوں لفظ ہو سکتے ہیں۔ فہم' معرفت' علم تعقل کا لفظ بھی ہے' لیکن تفقہ کا لفظ خاص معنی رکھتا ہے۔ اس کے معنی ہیں دین میں گہری سمجھ حاصل کریں' دین کے ذخیرے پر پورے طور پر حاوی ہو جائیں' زمانے کی ضرورت کو سمجھ سکیں' اور بدلتے ہوئے زمانہ اور دائمی دین کے درمیان رشتہ پیدا کر سکیں۔

ایک بات یاد رکھئے کہ یہ دین تو دائمی ہے۔ زمانہ بدلنے والا ہے' جو ظرف ہے اور ظرف بدلتا رہتا ہے' لیکن دین کی حقیقت' دین کا مطالعہ' دین کی بنیادی باتیں نہیں بدلتیں' تو نہ بدلنے والا دین ہے اور اس کا بدلنے والے زمانہ کے درمیان رشتہ پیدا کرنا' پیوند لگانا یہ معمولی کام نہیں ہے۔

"دین کی اصلیت اور حقیقت' دین کے واجبات و فرائض' دین کے صحیح حقائق اور مطالبات میں تو ذرہ

برابر بھی فرق نہ آنے پائے لیکن وہ دین زمانہ کا ساتھ دے سکے' زمانہ کی رہنمائی کرسکے' زمانہ کتنا ہی بدل جائے' تمدن کتنا ہی وسیع ہو جائے مختلف علوم کی کتنی ہی ترقیاں ہو جائیں' انسان ہوا میں اڑنے لگے' اور پانی پر چلنے لگے' اور زمانہ لاکھوں میل کے حساب سے آگے بڑھ جائے' ذہنی' فکری' عقلی طور پر وہ ثابت کرسکتا ہے کہ دین اس زمانے میں رہنمائی کرسکتا ہے' آج بھی وہ تمام مسائل و ضروریات' یہاں تک کہ زمانہ کے معموں اور پہیلیوں کو بجھا سکتا ہے' زمانے کے ساتھ چلنے ہی کی نہیں بلکہ قیادت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور زمانہ کو بے راہ روی اور نسل انسانی کو اپنی خود کشی سے بچا بھی سکتا ہے' وہ اپنی جگہ اپنے تعلیم اور حقائق میں ابدی ہے' زمانہ کتنا ہی ترقی کرجائے اس میں فرسودگی اور قدامت پیدا نہیں ہو سکتی' آوٹ آف ڈیٹ جسے کہتے ہیں' دین آوٹ آف ڈیٹ ہو چکا ہے' یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا' البتہ زمانہ بدلنے والا ہے یہ اس کی تعریف ہے برائی نہیں ہے' زمانہ کہتے ہی اسے ہیں جو بدل سکے اور وہ تو ایک پرانی عمارت ہے یا ایسی چیز ہے جس میں زندگی نہیں' زندگی کے ساتھ تغیر و تبدل بھی لگا ہوا ہے' نمو و ارتقاء بھی لگا ہوا ہے' نئے نئے تجربے بھی لگے ہوئے ہیں' زمانہ تو بدلے گا اور بدلنا چاہئے' لیکن دین زمانہ کی طرح بدلتا بھی نہیں اور زمانہ سے پیچھے بھی نہیں رہ جاتا یہ کام بڑا نازک اور بڑا اہم ہے' اور یہ بات میں تاریخ کے ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے اور انصاف پسند لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے' ہندوستان کے بے لاگ مصنفون نے اس کا اعتراف کیا ہے' ہمارے ملک کے مذاہب زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکے اور صدیاں ایسی گذر گئیں جن میں خلا رہا ہے' کوئی ایسا آدمی پیدا نہیں ہوا جو زمانہ کا دین سے رشتہ جوڑ سکے' اور زمانہ کو دین کا تابع بنا سکے اور زمانے کو دین کا قائل بنا سکے' اور زمانے میں خلا نہ پیدا ہونے دے' اس سلسلہ میں' میں نے اپنی کتاب "تاریخ دعوت وعزیمت" کے پہلے حصہ کے مقدمہ میں صاف صاف ان مغربی فضلاء ہندوستانی مورخین کی کتابوں کے صفحے کے حوالہ سے نقل کیا ہے' کہ صدیاں گذر گئیں اور ہمارے یہاں کوئی ایسا ریفارمر پیدا نہیں ہوا' کوئی مجدد پیدا نہیں ہوا جو اس دین کو ضرورت کے تابع کرسکے۔ اور جو اس میں رخنہ پیدا ہو گیا ہے' اس کو بھر سکے' اور انہوں نے یہ بات بڑی دیانت داری اور جرات کے ساتھ کہی ہے' میں تاریخی ذوق رکھنے والے کی حیثیت سے کہتا ہوں' یہ دو خصوصیتیں ایک تو یہ کہ دین کوئی فرسودہ چیز' کوئی زمانہ قدیم کی یادگار نہیں بلکہ زمانے کی رہنمائی کرنے والا' اور صحیح راستہ پر چلانے والا' اور افراط و تفریط اور اس میں مبالغہ جو پیدا ہو جاتا ہے' اسلام کی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ کسی زمانہ میں یہ خلا نہیں ہونے پایا' مجھے معاف کیا جائے' میں مجبوراً" اپنی کتاب کا نام لیتا ہوں' تاریخ دعوت و عزیمت کی پانچ جلدیں ہیں' اس میں میں نے یہ دکھایا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے زمانہ تک کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا' کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا کہ وہاں ایک خلا محسوس ہوا ہو' ایک برائی پیدا ہوئی ہو' اس کو کوئی برائی کہنے والا نہیں' کوئی ضرورت پیدا ہوئی ہو اور ضرورت کی تکمیل کرنے والا اور دعوت دینے والا پیدا نہ ہوا ہو' کوئی تحریف ہوئی ہو اس کی تردید کرنے والا' اور سازش ہوئی ہو اور اس کی قلعی کھولنے والا اور طلسمات ازہام کرنے والا پیدا نہ ہوا ہو' میں نے تسلسل کے ساتھ بتایا ہے کہ جس چیز کی ضرورت ہوئی اس ضرورت کو پورا کرنے والا پیدا ہوا' اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے' آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں قیامت تک اس امت میں وہ لوگ پیدا ہوتے رہیں گے ینفون عنہ تحریف الغالین وانتھال المبطلین' وتاویل الجاھلین" یہ الفاظ بالکل معجزانہ ہیں' اگر آپ گمراہیوں کو' جو ان امتوں کو پیش آتی ہیں' سلطنتوں اور نظام ہائے حکومت کو پیش آتی ہیں' اس کے لئے جو چیزیں چیلنج کرنے والی ہیں اور خطرناک ہیں' اور ان تینوں میں سے کسی عنوان میں داخل کرسکتے ہیں' جو غلو پسند لوگوں کی تحریف کو دور کرسکیں' اور جو لوگ خواہ مخواہ ادعاء کرتے ہیں' ان کی وہ قلعی کھولتے رہیں گے' اور جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اپنی عزت رکھنے کے لئے اور اپنی ذہانت ظاہر کرنے کے لئے تاویل کرتے ہیں' اب آپ اسلامی تاریخ کو شروع سے لے کر اب تک دیکھیں' کسی زمانہ میں جو فتنہ پیدا ہوا' میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا وقت بھی زیادہ ہو چکا ہے' کسی میں امام حسن بصری کو پیدا کیا' کسی میں امام احمد بن حنبل کو پیدا کیا' امام ابوالحسن اشعری اور امام غزالی کو پیدا کیا' اس کے بعد سوسائٹی میں کچھ کمزوریاں پیدا ہوئیں' کچھ تجارت اور کمائی کے سلسلہ میں' تعلقات کے سلسلے میں جب ذرا اصولوں سے' اسلام کے معیار اور اسلام کی تعلیمات سے لوگ ہٹنے لگے تو ابن الجوزی کو پیدا کیا' اور ایمان میں کمزوریاں پیدا ہونے لگیں تو ابن تیمیہ کو پیدا کیا' جب لوگ خدا کو سلطنتوں کے اثر سے' عہدوں کی لالچ میں اور اپنی انسانی کمزوریوں کو دبا کر بھولنے اور بھلانے لگے اور ملک پرستی میں لگ گئے' تو امام وقت' مصلح اور داعی پیدا کیا' جن کی وجہ سے لوگوں نے کہا ہے کہ ہزاروں ہزار اس زمانہ میں جو جرائم پیشہ لوگ تھے' وہ تائب ہوئے' بعض لوگوں پر اثر پڑتا تھا وہ تاب نہیں لاسکتے تھے وہ جان دے دیتے تھے' تاریخ بتاتی ہے کہ صرف بغداد ہی نہیں بلکہ بر اعظم افریقہ تک جنوب ایشیا تک اس کے اثرات پیدا ہوئے' ہندوستان میں آئے' تاریخ شاہد ہے کہ مجدد الف ثانی جن کو اقبال کہتے ہیں

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں

اللہ نے بروقت کیا جس کو مجدد الف ثانی پیدا ہوئے' جب ہندوستان کا رخ پھیرا جانے لگا' دانشوروں نے یہ پٹی پڑھائی کہ ہر مذہب کی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے' قریب تھا کہ ہندوستان کا رشتہ اسلام سے ٹوٹ جائے' اور مسلمان بالکل آزاد ہو جائیں' اکبر نے پادریوں کو بلوایا' مناظرہ کروایا' ان کی باتیں سنیں' اور مذاہب کے پیشواؤں کو بھی موقع دیا۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کی آبادی ایک علمی اضطراب میں' ایک ذہنی تضاد اور پریشانی میں مبتلا ہوگئی' اس وقت مجدد الف ثانی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسلام کی دعوت دی۔ پھر اس کے بعد ایک وقت آیا' اسلامی علوم' خاص طور پر قرآن و حدیث کی تعلیم کم ہوگئی' اور عوام کا تعلق ان سے ٹوٹنے لگا' اس وقت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کو پیدا کیا' اس کے بعد ان کے اخلاف سید احمد شہیدؒ شاہ اسماعیل شہید وغیرہ پیدا ہوئے' آپ کو معلوم ہوگا لوگوں نے احتیاط کے ساتھ کہا ہے کہ کم از کم تین لاکھ افراد ان کے ہاتھ پر تائب ہوئے' اور غازی پور بھی تشریف لائے اور ان کے ساتھ یہاں بھی ایسا تعلق پیدا ہوا کہ جان دینے کے لئے تیار ہوئے' اور یہاں بہت مخلص لوگ پیدا ہوئے۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ کسی مذہب کے لئے دو چیزیں بہت ضروری ہیں' ایک چیز یہ کہ وہ اپنی اصلیت پر قائم رہے' اس کی اور بگڑنے نہ جائے' اور اصلیت سے دست بردار نہ ہونا پڑے'۔

ابھی حال ہی میں ایک کتاب آئی ہے اس میں بتایا ہے کہ موجودہ عیسائیت حضرت مسیحؑ کی لائی ہوئی نہیں ہے' حضرت مسیحؑ کے ساٹھ برس کے بعد سینٹ پال کے زمانہ سے اب تک کی تحقیق یہ ہے کہ رومن امپائر نے اس کو ایجنٹ بنایا تھا کہ اس میں رومن عیسائیت داخل کر کے اس سے سیاسی فائدہ اٹھایا جائے' چونکہ عیسائیت ایک طاقت کی طرح ابھر رہی تھی اور رومن امپائر اس سے ڈر رہا تھا۔ ان کو خطرہ پیدا ہوا کہ اگر یہ وسیع اور طاقتور مذہب بن گیا' تو رومن اس پر اس طرح حکومت نہیں کرسکتے' یہ ایک بہت گہری سازش تھی کہ عیسائیت کے نام سے' عیسائی بن کر عیسائی مذہب اور قوم میں داخل کر دیا۔ اس کا اس طرح تعارف کرایا اور عزت دی کہ گویا وہ عیسائیت کا ترجمان بن جائے چنانچہ تحقیق سے ثابت ہوچکا ہے کہ موجودہ عیسائیت حضرت مسیحؑ کی لائی ہوئی نہیں ہے' بلکہ سینٹ پال کی لائی ہوئی عیسائیت ہے' اور میں دوسرے مذاہب کے متعلق نہیں کہہ سکتا وقت بھی نہیں ہے۔ مثلاً بودھ مت ہے۔ ایک سوشل یونیفارم کے طور پر اور مذہب میں جو افراط و تفریط پیدا ہوگئی تھی اس کو دور کرنے کے لئے پیدا ہوئی' جیسا کہ ہمارے ہندوستان کے بہت سے مورخوں نے لکھا ہے کہ وہ چیزیں باہر سے آگئیں جن کو گوتم بدھ مٹانا چاہتے تھے' اور بت پرستی بھی آگئی میں نے خود دیکھا ہے' لاہور اور پشاور کے درمیان ایک شہر ہے وہاں اتفاق سے ایک ذمہ دار ہمارے اضلاع کے تھے' ہم پشاور جارہے تھے تو انہوں نے وہ میوزیم دکھایا' اتنے مجسمے گوتم بدھ کے تھے کہ آدمی کو متلی آنے لگے کہ کوئی حد ہے! اور یاد رکھئے بعض زبان دانوں نے کہا ہے کہ اردو اور فارسی میں بت کا جو لفظ آیا ہے' وہ بدھ کا بگڑا ہوا لفظ ہے' یعنی بدھ مت میں اتنی بت پرستی آگئی تھی کہ بودھ کے بجائے بت کہہ دینا کافی تھا' تو مذاہب کی تاریخ میں آپ کو بہت سے ایسے نظائر ملیں گے' اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو وقت پر کوئی ایسا آدمی اس میں جان ڈالنے والا اور پیغمبرانہ تعلیم دینے والا جو اس کی تعلیم کے مطابق بنائے' بالکل اس کو وہاں پر کھڑا کردے جہاں اس نے چھوڑا تھا' لیکن یہ بات نہیں ہوئی یہ بات ایک تاریخی حقیقت کے طور پر' ایک انسانی فطرت کے طور پر کہ انسان جدت پسند ہے' اور وہ زمانہ سے متاثر ہوتا ہے'۔

تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مدارس کے جو خاص کام ہیں' اور مدارس کے علم برداروں نے' مدارس تو عمارتوں کا نام ہے' لیکن جو انسانی مدارس تھے یعنی انسانی شکل میں جو مدارس اور معلم تھے اور تعلیم گاہیں تھیں۔ ان لوگوں نے دو کام کئے ایک تو یہ ہے کہ وہ اسلام کو اس شکل پر لے آئے' جس شکل پر رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔ اور صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں جس شکل میں تھا۔ اور یہ تاریخ بتاتی ہے کہ بڑی کامیابی ہوئی' اور بعض بعض بدعات اور نئی نئی چیزیں ایسی مٹیں کہ اس کا تاریخ کے ذریعہ سمجھنا مشکل ہے کہ وہ کیا تھے اور اب کیا ہوئے وہ ایک تاریخی داستان کے طور پر رہ گئے' دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ جو جس رہنمائی کی ضرورت تھی وہ رہنمائی ملی' اجتہاد یعنی زمانہ کے جو نئے مسائل ہیں ان کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا جائے' اور خالص دین کی تعلیم اور دین کے اصول کے ماتحت ان کو منطبق کیا جائے اور ان کو یہ بتایا جائے کہ زمانہ کی تبدیلی میں خلا معلوم ہوتا ہے اس خلا کو دور کیا جائے اور اس کو بتایا جائے کہ اسلام کی تعلیم فلاں موقع پر یہ رہنمائی کرتی ہے' فلاں موقع پر یہ رہنمائی کرتی ہے' اور یہاں تک بتایا جاسکتا ہے اور پھر اس سے بچنے کی ضرورت ہے' اجتہاد کا کام مسلسل ہوتا رہا' اور علماء نے اس میں اتنا احتیاط کیا اس کو بھی میں ایک نکتہ کے طور پر بتاؤں' علامہ اقبالؒ نے کہا ہے کہ صرف تاتاریوں کے ابتدائی دور میں مسائل کا استنباط اور اجتہاد کا کام' اللہ نے محفوظ رکھا' تاتاریوں نے اثر چھوڑا اور وہ اثر ڈال کر مسائل نکلوائیں گے اور اس سے امت گمراہ ہوگی کہ اس پر عمل کرو' اس کو موقع نہ مل سکے کہ وہ اس سے استنباط کریں اور سیاسی فائدہ اٹھائیں' یہ دو کام ہیں جس کو صرف مدارس کے علماء کرسکتے ہیں' ماہرین علم و فن' ماہرین تفسیر و حدیث' اور ماہرین فقہ و اصول فقہ' اور ماہرین ادب و زبان کرسکتے ہیں' بلکہ ان سب کے جامع وہ یہ کہ مذہب اپنی اصل روح' اپنی اصلی حقیقت' اپنی اصلی طاقت اپنی اصلی تعلیم کے ساتھ باقی رہے ذرہ برابر فرق نہ آنے پائے' بادشاہوں کی طرف سے رشوتیں دی جائیں' چاہے دھمکیاں دے جائیں'

اور چاہے خطرات پیدا ہوں' چاہے بڑے بڑے منافع اس کے سامنے ہوں' بالکل اس کی پرواہ نہ کریں' اس لئے کہ ایک نہیں دو نہیں پچاس نہیں' سیکڑوں انسان ہیں' ان کا یہ حال ہے کہ بادشاہ وقت نے چاہا کہ علماء کچھ بھی قبول کرلیں' لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ یہاں تک احتیاط کیا' میں چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں۔

ابن طاؤس بیٹھے ہوئے تھے منصور خلیفہ کے پاس' خلیفہ کو کچھ لکھنا تھا کہا کہ ذرا قلم اٹھا دیجئے' ان کا ہاتھ ہلا نہیں' انہوں نے کہا کہ میں قلم نہیں دے سکتا ہوں' کہا کیوں؟ جواب دیا کہ معلوم نہیں آپ کیا لکھیں' اور میں گناہ گار ہوں۔ ایک نہیں سیکڑوں صفحات علماء کے تذکروں پر ملیں گے انہوں نے ایک حرف کی تبدیلی بھی گوارہ نہیں کی' اور کہا کہ مسئلہ یوں ہی ہے اور رہے گا۔ قول حق کے خاطر اپنی جان اور خاندان کا خطرہ سمجھتے ہوئے بھی اور خود کشی کا خطرہ سمجھتے ہوئے بھی انہوں نے حق بات کہی ہے ان ہی کی بات مانی گئی' یہ دو چیزیں ہیں وہ یہ ہیں کہ اسلام اپنی اصلیت پر رہے' اپنی اصلی تعلیمات پر رہے' اس میں ذرہ برابر فرق نہ ہو۔ اور زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنا' زمانے کے تقاضے کی تکمیل کرنا' امت اور دین اور زمانہ کے درمیان کوئی فرق بالتضاد یا خلا پیدا نہ ہونے دینا' اس لئے کہ جو دین اپنے زمانہ سے ٹوٹ جائے' زمانہ سے اس کا پیوند جدا ہوجائے اور زمانے والے کہنے لگیں اور زمانہ خود اپنے زبان حال سے کہنے لگے کہ یہ دین اب چلنے والا نہیں ہے' پھر وہ دین چلتا نہیں ہے یہ معمولی بات نہیں ہے کہ یہ دین ابھی تک اپنی اصلی حالت ہی پر نہیں بلکہ اپنے ارکان اور عقائد کے ساتھ' عبادات کے ساتھ طریقہ عبادت کے ساتھ موجود ہے اس کی عیدین اس کے فرائض ادا کئے جاتے ہیں' ساری دنیا میں کفن دیا جاتا ہے' نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے' عقیقہ اسی طریقہ سے ہوگا ختنہ اسی طریقہ سے ہوگا شادی اسی طریقہ سے ہوگی ایجاب وقبول اسی طریقہ سے ہوگا۔ مہر باندھا جائے گا۔ طلاق کے لئے بھی احکام ہیں' یہ معمولی نہیں ہے' اس میں سب سے پہلے ہاتھ تو ان علماء ربانیین کا ہے نائبین رسول کا ہے' اور پھر ان کے مرکزوں کا ہے' جس میں مدارس عربیہ اور دینیہ ہیں' دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنا' زمانہ کے چیلنج کا مقابلہ کرنا' زمانہ کے تغیر سے متاثر نہ ہونا اور اس سے دین میں تحریف اور امت میں کوئی انحراف اور ضلالت پیدا نہ ہونے دینا۔ یہ دو چیزیں ہیں' ایسے دین کے لئے ضروری ہیں جس کو قیامت تک کے لئے بھیجا گیا ہے اور قیامت تک رہنا ہے۔ اور اس کے متعلق کہہ دیا گیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" حدیث میں آتا ہے کہ ایک یہودی آیا حضرت عمرؓ کے پاس' اس نے کہا امیر المومنین! ایک آیت آپ قرآن شریف میں پڑھتے ہیں' اگر یہ آیت ہم یہودیوں کی کتاب میں آئی ہوتی تو ہم اس دن خوشی میں تہوار منایا کرتے' حضرت عمرؓ نے پوچھا کون سی آیت ہے؟ کہا الیوم اکملت لکم دینکم حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کسی تہوار کی ضرورت نہیں' یہ تو عرفہ کے دن' اور جمعہ کے دن نازل ہوئی' ہمارے یہاں عید کی ضرورت نہیں یہ تو عید سے بڑھ کر ہے' یہ دو عیدیں ہیں عید الاضحیٰ یہ تو بالکل سادے طریقے پر منائی جاتی ہے۔

حضرات! تو یہ ہے ہمارے مدارس کی افادیت' اس خصوصیت اور امتیاز کو اور خدا کی اس نعمت کو باقی رکھیں' ایک تو دین اپنی اصلی حالت میں ہو جو اللہ کے رسول لے کر آئے' اور خلفاء راشدین اور سابقین اولین' اور عمومی طور پر اس پر پوری امت چلتی رہی' تمام دنیا میں دین پر عمل ہوتا رہا۔ دوسری یہ کہ زمانے سے اس کو پیچھے نہ رہنے دیں' اور زمانہ کی وجہ سے نہ تو اس میں کوئی ایسی تبدیلی کریں کہ دین میں تبدیلی ہو' اور نہ بالکل زمانہ کی ضرورت کو نہ سمجھیں اور کان بند کرلیں کہ ہم کچھ نہیں سنتے ایسا نہیں۔ بلکہ زمانہ کی تبدیلی کو دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں' کہ کس حکم سے اس کا تضاد اور ٹکراؤ ہے' اور کتنی چیز سے فائدہ اٹھانا چاہئے' مثلاً" دین میں وہ حکم موجود ہے' کتنی رخصت ہے' کتنی رعایت ہے' وہ رعایت بتادیں' لیکن مسئلہ نہ بدلے گا' یہ چیز دین اور امت کی بقا کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا ہمارے اور آپ کے لئے سانس لینا ضروری ہے' اور ہمارے اور آپ کے لئے روح کا ہونا ضروری ہے۔ دین اپنی اصل پر بھی رہے اور زمانہ کی رہنمائی بھی کرسکے' اور زمانہ کا احتساب بھی کرسکے' اور زمانہ کے جائز تقاضوں کو سمجھ سکے' اور بقدر جواز جتنا اسلام اجازت دیتا ہے' ترمیم کرے اور اس کی رعایت کرے' اس کے لئے مدارس ہیں' جو تفقہ اور رسوخ فی الدین اور اجتہاد کی صلاحیت بھی پیدا کرتے ہیں اور ان کے اندر دین کی حمیت بھی ہے اور دین کی حفاظت کا جذبہ بھی ہے' اس کے ساتھ ساتھ وہ نسل انسانی کو بھی سمجھتے ہیں اور زمانہ کا مطالعہ بھی کرتے رہتے ہیں اور وہ زمانہ کے جائز تقاضوں کو بھی سمجھتے ہیں' اس حد تک کہ شریعت میں اس کی رعایت کی گنجائش ہے' اسی کا نام فقہ ہے اور اس سے بڑھ کر اجتہاد ہے' اور اسی کا نام صحیح رہنمائی ہے' ہمارے مدارس دین کا مرکز ہیں۔ اس لئے ان کا قائم رکھنا' ان کی حفاظت فرض ہے' دین کی حفاظت تو اللہ کے ذمہ ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون لیکن ہمارے ذمہ بھی کچھ کیا ہے' اسی کے ہمیں احکام دیئے گئے' دین کی تبلیغ کرو' حالات کا مقابلہ کرو' یہ مدارس کا قیام اور بقا اور اس کی ترقی اور مدارس سے محبت اور ان کی سرپرستی دین کا ایک تقاضا ہے' اور دینی غیرت کا تقاضا ہے اور دین سے محبت کا تقاضا ہے' دین سے محبت اور بقاء کے جذبہ کا تقاضا ہے' ان ہی کی اصل قیمت ہے' اور افادیت ہے اور یہی اس کی اصل ضرورت ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

○

اشفاق ناصر (چنیوٹ)

مرزا طاہر کا فرار

مولانا منظور احمد چنیوٹی کے عظیم فتح

تحریک پاکستان کے آخری دنوں میں متحدہ ہندوستان اور اکھنڈ بھارت کا الہام تراشنے والے قادیانیوں کے جب خواب منتشر ہوگئے تو انہوں نے اس خطے (پاکستان) کا سروے کیا۔ اور ارتداد پھیلانے اور خود کو مسلمانوں کے محاسبہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو دفاعی لحاظ سے ان کے لئے ایک پناہ گاہ ثابت ہو' چنانچہ صدیوں سے کچلے ہوئے اور بے بس انسانوں کے نگر چنیوٹ کے قلب میں یہ فتنہ خنجر کی طرف پیوست ہوگیا۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد چنیوٹ کے دامن میں دریائے چناب کی گزر گاہ کے قریب اور پہاڑیوں کی اوٹ میں حکومت پاکستان سے کوڑیوں کے بھاؤ اراضی خرید کر اپنے عالمی مرکز "ربوہ" کی نیو رکھی۔ اور نہایت شاطرانہ انداز سے مضافات میں اپنے مسموم اثرات تیزی سے پھیلانے شروع کردیئے' پھر اپنے اصل مقاصد سیاسی اقتدار اور مسلمانوں میں مذہبی انتشار کے خواب دیکھنے لگے ـــــــ چنانچہ چنیوٹ کے نواح میں پاؤں جماتے ہی قادیانیوں کے مکروہ عزائم بے نقاب ہوگئے۔ عالم اسلام کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں زور پکڑنے لگیں تو علماء نے ان کا محاسبہ شروع کردیا' عوامی مطالبہ پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا' تو مرزا ناصر اور اس کا ٹولہ رسوا ہو کر عبرت کا تماشہ بن گیا۔

۱۹۷۳ء میں جب پورے ملک میں سیلاب آیا تو نقلی نبوت اور رنگیلی خلافت کے اداروں نے یہ بڑھانکی کہ ماسوائے ربوہ ملک کے تمام شہروں میں سیلاب آیا ہے۔ یہی ہماری صداقت کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ اس یاوہ گوئی پر چنیوٹ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئی آغا شورش کاشمیری مرحوم نے فرمایا تھا:

"ربوہ کے علاوہ ہیرا منڈی لاہور میں بھی سیلاب نہیں آیا' کیا یہ مرزائی ٹولے کی الہامی صداقت ہے؟"

جولائی' اگست ۱۹۹۵ء میں دریائے چناب میں سیلاب کے کٹاؤ سے ربوہ سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ اب قادیانیوں کی جماعت خدام احمدیہ بھی دہائی دے رہی ہے اور ان کے "طوطے" بھی غرق دریا ہونے کا شور مچا رہے ہیں' کبھی ڈائیوو کمپنی (کوریا) سے بند باندھنے کی استدعا کی جارہی ہے اور کبھی حکومت پنجاب اور کبھی وفاقی حکومت سے "دریا بچاؤ" کی بھیک مانگی جارہی ہے۔ اب ان زوال پذیر اور عیار مرزائیوں کے الہام کہاں گئے؟

پاک سرزمین سے رات کی تاریکی میں برطانیہ فرار ہونے والا ربوہ کا بھگوڑا مرزا طاہر اپنے اس سفر کو "ہجرت انگلستان" کا نام دیتا ہے۔ کیا یہ ہجرت جیسے مقدس لفظ کی توہین نہیں ہے؟ علماء اور دانشوروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہجرت ایک مثبت عمل ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب معاشرہ میں علم' نیکی اور خیر کی کمزور پڑتی ہوئی طاقتوں کو شر کی قوتوں سے بچانے کے لئے کیا جائے اور پھر ان تمام مادی اور روحانی قوتوں کو مجتمع کرکے شر کی طاقتوں کے خلاف نبرد آزما ہونے کے قابل بنایا جائے جبکہ فرار اپنی جان' عزت اور مال و دولت بچانے کے لئے ہوتا ہے' کون نہیں جانتا کہ مرزا طاہر امتناع قادیانیت آرڈیننس کی وجہ سے فرار ہوا تھا' ہجرت کرنا تو بڑی سعادت ہے مرزا طاہر کے فرار کو ہم "ہجر" بھی نہیں کہہ سکتے۔ شاعرانہ زبان میں ہم اسے "شب ہجراں" قسم کی داخلی واردات کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اردو ادب کے ایک شاعر مومن خان مومن نے کہا تھا:

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانہ کرلے
ہم تو کل خواب عدم میں شب ہجراں ہوں گے

ربوہ کی ہی سرزمین اب مرزا طاہر پر تنگ ہوچکی ہے۔ کیا خبر کہ وہ دیار غیر میں مرتا ہے یا اس وطن کی مٹی نصیب ہوتی ہے۔ البتہ اس کی ذلت و رسوائی کی داستانیں اس کے ساتھ ساتھ بلکہ اس کے آگے آگے چل رہی ہیں:

خود اپنے شہر میں کم تھی نہ میری رسوائی
یہ مجھ سے دور کہاں میرے فن کی بات چلی

اب یورپ کے تاریخی میدانوں اور ایوانوں (ہائیڈ پارک لندن) میں بھی مرزا طاہر کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ دعوت مباہلہ سے گریز بلکہ اس سے فرار پر اب نہ صرف ربوہ بلکہ پوری دنیا کے قادیانیوں کے ہاں صف ماتم بچھ چکی ہے۔ وہ خون کے آنسو رو رہے ہیں اور ان کی نیندیں حرام ہوچکی ہیں۔ اب وہ قادیانیت سے مایوس ہوچکے ہیں اور اس ذلت پر سرعام ماتم کر رہے ہیں:

زندگی جبر کے سانچوں میں ڈھلے گی کب تک

اس مباہلہ پر پوری دنیا کی نظریں لگی ہوئی تھیں نہ صرف روزنامہ "جنگ" لندن نے بلکہ برطانوی نشریات کے تمام اداروں خصوصاً ٹی وی اور بی بی سی لندن نے اس چیلنج کو خوب ابھارا لیکن مرزا طاہر بوڑھے گرگ ظالم کی طرح بے جان ہو کر اپنی بھٹ میں پڑا رہا اور جب مولانا چنیوٹی واپس اپنے وطن آگئے تو مرزا اپنے بل سے باہر نکل آیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بڑھ گئیں اور ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کے باعث اس ملک کی سالمیت خطرات کے گرداب بلا میں مبتلا محسوس ہونے لگی جنرل محمد ضیاء الحق نے ان کی حرکات و سکنات پر گہری نظر رکھنے کا فیصلہ کرلیا۔ مرزائی جو اساسی طور پر ہی شاطر مزاج واقع ہوئے ہیں' تاڑ گئے کہ ان کے گرد گھیرا تنگ ہورہا ہے اور امتناع قادیانیت جیسے قوانین دراصل ملکی و ملی سالمیت کے خلاف ان کی گھناؤنی سازشوں کے بے نقاب ہونے کے باعث نفاذ پذیر ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی انتہائی خفیہ میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ انہیں ربوہ (پاکستان) سے باہر ایک متوازی ہیڈ کوارٹر قائم کرنا چاہئے اور جماعت کے سربراہ کو اس میں منتقل ہوجانا چاہئے تاکہ پاکستان کے خلاف خصوصاً" اور عالم اسلام کے خلاف عموماً" باغیانہ سازشوں کو بام عروج تک پہنچا سکیں۔

انتہائی سوچ و بچار کے بعد وہ اس بات پر متفق ہوگئے کہ ان کا یہ ہیڈ کوارٹر اپنے قدیم مربی ملک برطانیہ میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ برطانیہ ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں انہیں نہ صرف مکمل تحفظ فراہم ہوسکتا ہے بلکہ سیاسی اور جغرافیائی لحاظ سے ایک مخصوص مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہاں بیٹھ کروہ عالم اسلام کے داخلی معاملات میں بھی نفوذ پذیر ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اسی فیصلہ کی روشنی میں اور بظاہر ضیاء الحق کا ہوا دکھا کر قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر انتہائی ڈرامائی انداز میں پاکستانی سرحدوں سے نکل گیا اور برطانیہ جاکر یہ تاثر دیا کہ پاکستان میں اسے جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اس لئے وہاں سے فرار اس کے لئے انتہائی ناگزیر تھا۔ برطانوی حکومت کو اس نے یہ تاثر بھی دیا کہ چونکہ اس کی جماعت کو پاکستان میں استعماری طاقتوں کا گماشتہ سمجھا جارہا ہے۔ اور ان کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے اس لئے اب کسی وقت بھی قادیانی جماعت خطرے کی لپیٹ میں آسکتی ہے اور اب ان کے لئے برطانیہ میں متوازی ہیڈ کوارٹر قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حکومت برطانیہ قادیانیوں کی اس دلیل کی قائل بلکہ گھائل ہوگئی اور اس نے مرزائی جماعت کو ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کی اجازت دے دی۔

شعراء سے معذرت کے ساتھ

یہ مرزا طاہر گوروں کا ادنیٰ مشیر ہے
پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر ہے

برطانیہ پہنچ کر مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے سکھ کا سانس لیا اور اس کے باحفاظت برطانیہ پہنچنے پر مرزائی جماعت نے جشن مسرت بنایا۔ مرزائی ایک زخمی ناگن کی طرح ضیاء الحق سے انتقام لینے پر تل گئے۔ ضیاء الحق کا یہ آرڈی ننس (امتناع قادیانیت) ان کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہا تھا۔ وہ ضیاء الحق کو اس کے اسلامی فکر کے باعث عبرت ناک سزا دینا چاہتے تھے اب انہیں علماء سے بھی زیادہ فوجی حکمران اپنے لئے خطرناک دشمن محسوس ہورہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے استعماری قوتوں سے انتہائی عاجزی سے درخواست کی کہ ان کے اس دشمن کو سخت سزا دی جانی چاہئے بلکہ ضیاء الحق کی موت کو دنیا میں عبرت کا نمونہ بناکر پیش کرنا چاہتے تھے تاکہ سادہ دل مسلمانوں بالخصوص نومسلموں کو یہ تاثر دے سکیں کہ وہ حق و صداقت پر ہیں اور ان (مرزائیوں) کے دشمن عبرت ناک انجام سے دوچار ہورہے ہیں۔ ایک طرف تو مرزا طاہر نے نو آبادیاتی نظام کے سربراہوں سے جنرل ضیاء الحق کو ہلاک کرنے کی اپیل کی اور دوسری طرف اس نے اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پروپیگنڈا شروع کردیا کہ ان کے دشمن بہت جلد عبرت ناک انجام سے دوچار ہونے والے ہیں۔ ان کا یہ پروپیگنڈا نہ صرف ممتاز علمائے دین کے لئے بلکہ ضیاء الحق کے لئے بھی خطرے کی گھنٹی تھی' لیکن اہل حق زندگی اور موت کو اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشا سمجھتے ہیں اس لئے نہ علمائے حق نے اور نہ ہی جنرل ضیاء الحق نے خطرے کی اس گھنٹی کو اہمیت دی اور اپنے روایتی انتظامات کے علاوہ کوئی حفاظتی انتظام نہ کیا جس کے باعث جنرل ضیاء الحق مرزائیوں کے غیظ و غضب کا شکار ہوکر شہادت کے بلند مقام پر فائز ہوگیا۔

جنرل ضیاء الحق کی شہادت پر پوری مرزائی جماعت نے خوشی کے شادیانے بجائے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے پوری دنیا کو فریب دینے کے لئے پراپیگنڈا شروع کردیا کہ چونکہ وہ حق پر ہیں اس لئے ان کا ایک بدترین دشمن عبرت ناک انجام سے دوچار ہوا ہے' ساتھ ہی اپنے دیگر دشمنوں کو دھمکی بھی دی کہ اگر وہ بھی ان کی مخالفت سے باز نہ آئے تو ان پر بھی وبال پڑنے والا ہے۔ مرزا طاہر اور اس کی جماعت کے دیگر اشرار یہ سمجھتے تھے کہ ان کی دھمکیوں سے علماء بھی خوف زدہ ہوجائیں گے اور ان کے بطلان کے خلاف آواز اٹھانے سے باز آجائیں گے' لیکن علمائے حق بھلا ایسی دھمکیوں سے کب خوف زدہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ شہادت کو مقصد حیات اور اس کے حصول کو سرمایہ افتخار سمجھتے ہیں وہ تختہ دار پر بھی یہ کہتے ہیں:

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مرزا طاہر علماء میں سے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو اپنا بدترین دشمن سمجھتا ہے بلکہ وہ پاکستان سے اپنے فرار کا باعث مولانا چنیوٹی ہی کو گردانتا ہے جس انداز سے مولانا موصوف نے مرزائیت کا تعاقب انتہائی سرگرمی سے کیا ہے اور قادیانیوں کو مناظرتی میدانوں (ربوہ سے لندن تک) میں للکارتے رہے ہیں اور مرزائی مبلغین اور مناظرین کو ہمیشہ ناکوں چنے چبواتے رہے ہیں وہ ہر اہل ایمان جانتا ہے۔ قادیانی مناظر کو ہر میدان مناظرہ سے بھاگے بغیر چارہ ہی نہیں ہوتا۔ مرزا طاہر یہ بھی سمجھتا ہے کہ مولانا چنیوٹی نے ہی قبل ازیں اس کے آنجہانی باپ اور برادر بزرگ اور ان کی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو بھی دعوت مباہلہ دی تھی۔ یہ دعوت مباہلہ محض رسمی کارروائی نہ تھی بلکہ مولانا چنیوٹی اس کی تجدید ہر سال کرتے چلے آرہے ہیں' یہ شاطر اچھی طرح

سمجھتا ہے کہ مولانا چنیوٹی کی دعوت مباہلہ کو قبول کرنے میں ہماری ہلاکت ہے اور نہ قبول کرنے میں ذلت اور رسوائی ہے' اس کے نزدیک مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مرزائیوں کے خلاف یہ انتہائی مہلک ہتھیار استعمال کیا ہے کیونکہ اس کے باعث مرزائیت کا پاکستان میں پھلنا پھولنا ناممکن ہوگیا ہے۔ مولانا چنیوٹی مباہلہ کے چیلنج کی ہر سال تجدید کرکے مرزائیوں کو سرعام رسوا کر رہے ہیں اور اب مرزائیوں کے لئے پاکستان میں سر اٹھاکر چلنا محال ہوگیا ہے۔

مرزا طاہر یہ سمجھتا تھا کہ پاکستان سے فرار کے بعد اسے برطانیہ میں سکھ کا سانس نصیب ہوگا اور اپنی بقیہ زندگی برطانیہ میں عیش و عشرت سے گزار سکے گا اور اپنی جماعت کو بھی طفل تسلیاں دیتا رہے گا مگر اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑگئی جب اس نے دیکھا کہ مولانا چنیوٹی اس کے تعاقب میں برطانیہ بھی پہنچ گئے ہیں۔ مولانا چنیوٹی کو برطانیہ میں پاکر اس کے اوسان خطا ہوگئے۔ آپ اگرچہ گزشتہ چند سالوں سے برطانیہ جاکر مرزائیت کے دجل و فریب کا پردہ چاک کررہے ہیں مگر امسال مرزا طاہر کی اس یاوہ گوئی پر (کہ میں دیکھ رہا ہوں خداوند کی بڑی پکڑ پاکستانی قوم پر آنے والی ہے) عنقریب پاکستان پر وبال نازل ہونے والا ہے۔ انہوں نے مرزا طاہر کو برطانیہ میں مباہلہ کی دعوت دے دی۔

مولانا چنیوٹی نے برطانیہ میں جاکر مرزا طاہر کو للکارا کہ اگر وہ اپنے آپ کو حق و صداقت پر سمجھتا ہے اور یہ کہ اس کا دادا مرزا غلام احمد سچا نبی تھا تو مرزا طاہر ۵/ اگست ۱۹۹۵ء کو دوپہر ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک ہائیڈ پارک لندن میں اپنے ساتھیوں سمیت آئے اور مولانا چنیوٹی اپنے احباب سمیت وہاں پہنچیں گے اور ہائیڈ پارک میں فریقین دعا کریں گے کہ ان میں سے جو سچا فریق ہے کامیاب و کامران ہو اور باطل فریق ذلت و عبرت کا نمونہ بن جائے۔ مولانا چنیوٹی کی اس للکار سے قادیانیوں کو سانپ سونگھ گیا۔ اور مرزا طاہر کی رسوائیوں میں اس چیلنج نے ایک نئے باب کا اضافہ کردیا۔ مولانا چنیوٹی اپنے ساتھی علماء کے ساتھ معین وقت پر ہائیڈ پارک پہنچے مگر مرزا طاہر کو اپنی جماعت کی ہلاکت صاف نظر آرہی تھی اس لئے وہاں نہ پہنچا۔ مولانا چنیوٹی ہائیڈ پارک میں کسی خفیہ انداز میں نہیں پہنچے تھے بلکہ انہوں نے اپنے مباہلہ کے چیلنج کی باقاعدہ تشہیر کی تھی اور ان کے اس چیلنج کو روزنامہ "جنگ" لندن نے بھی شائع کیا تھا۔ مرزا طاہر کا مباہلہ کے میدان میں نہ آنا اس کے لئے ذلت و رسوائیوں کے انبار میں اضافہ ثابت ہوا۔

دوسری طرف مسلمانوں نے اس معرکہ کو سر کرنے میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو مبارک باد پیش کی۔ امام کعبہ نے بھی مرزا طاہر کے مباہلہ سے فرار کو مسلمانوں کی عظیم فتح قرار دیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ "یورپ کی سرزمین پر یہ پہلا مباہلہ ہے جس میں قادیانی سربراہ نے راہ فرار اختیار کی ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے زبردست خوشی کا دن ہے۔" آپ نے مزید فرمایا کہ "مولانا عبدالحفیظ مکی' مولانا منظور احمد چنیوٹی اور دیگر علماء کرام نے مرزا طاہر کے چیلنج کو قبول کرکے پوری دنیا کی نمائندگی کی ہے۔ اب مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر جدید لائنوں پر کام کرنا چاہئے۔"

مرزا طاہر کے اس بیان پر کہ اب پاکستانی قوم پر عذاب آنے والا ہے حکومت پاکستان کی گہری نیند سے آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور پاکستان کے ارباب اقتدار کا فرض بنتا ہے کہ وہ پاکستان میں موجود مرزائیوں سے مرزا طاہر کے اس بیان کی وضاحت طلب کریں اور انہیں متنبہ کریں کہ اگر پاکستان پر کوئی افتاد پڑی تو اس کا ذمہ دار مرزا طاہر اور قادیانیوں کو سمجھا جائے گا۔

○

بقیہ: حیران کن بشارتے

چنانچہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ان تمام حقوق کے تعین کا ذکر اور حق تلفی کرنے والوں کو وعید سنائی گئی ہے۔ بدکار اور زانی کی جرم کش سزا یعنی رجم اور کوڑے مقرر کی گئی ہے۔

۱۲۔ کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں اسی لئے تم اے بنی یعقوب نیست نہیں ہوئے۔

یعنی خداوند قدوس ہمیشہ سے یکساں علیم و قدیر ہے۔ خالق مدبر اور قیوم کئے وہ تغیر و تبدل سے ماورا ہے اس کے رحم و کرم اور سزا کے ضابطے بھی غیر متغیر ہیں۔

اس نے یہود کو بعض حکمتوں کی بنا پر بالکل معدوم نہیں فرمایا تاآنکہ حضرت مسیحؑ دوبارہ آکر ان کو تمام حقائق سے آگاہ فرمائیں گے ان کے باطل اور غلط عقائد و نظریات کا رد فرماکر ان کو دعوت حق دیں گے جس پر تمام اہل کتاب نور اسلام سے منور ہوجائیں گے اور ان کے متعلق ضابطہ الٰہی کامل ہوجائے گا کہ جو ایمان سے انحراف کرے گا وہ قتل ہوجائے گا بقیہ تمام ایمان قبول کریں گے یہ ہے اس اقتباس کی مختصر وضاحت اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ قرآنی عنوانات کی کس عمدہ انداز میں تصدیق ہورہی ہے اسی بناپر ہم اہل کتاب کو دعوت حق دیتے ہیں کہ آؤ اور دیکھو تمہاری کتاب میں کس صفائی سے خاتم المرسلین ﷺ کی شان مندرج ہے لہٰذا آپ ﷺ پر ایمان لاکر اپنی نجات کا بندوبست کرلو ورنہ تم نہ تو بائبل کے قائل ہوسکتے ہو نہ ہی موسیٰ مسیحؑ کے۔ کیونکہ انہوں نے ہی آپ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اہل ایمان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاتم الانبیاء المرسلین ﷺ ۔ ایک حیران کن بشارت

۱.... قرآن مجید میں ہے

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفی باللہ شھیدا ○ محمد رسول اللہ (الفتح آیت ۲۸ تا ۲۹)

ترجمہ... وہ ذات الٰہی کہ جس نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو راہ ہدایت اور سچا دین دے کر اس لئے بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے (یہ عجیب کام کیسے ہوگا فرمایا یہ ہوکر رہے گا اس پر) اللہ کی شہادت کافی ہے (وہ رسول معظم کون ہے؟ فرمایا) محمد رسول اللہ۔

۲.... یااھل الکتاب قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیراً مما تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر قدجاء کم من اللہ نور و کتاب مبین ○ (۵:۱۵)

ترجمہ... اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بلاشبہ تمہارے پاس ہمارا رسول معظم آپہنچا جو تمہارے سامنے بہت سے وہ امور واضح کرتا ہے جو تم کتاب مقدس (توراۃ) سے چھپایا کرتے تھے اور بہت سے امور کو نظر انداز بھی فرمادیتا ہے۔ بلاشبہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (اس رسول مکرم ؐ کے ساتھ) ایک نور کامل یعنی روشن کتاب (قرآن مجید) بھی آپہنچی ہے۔

۳.... یااھل الکتاب قدجاء کم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ماجاءنا بشیر و نذیر۔ فقد جاء کم بشیر و نذیر۔ واللہ علی کل شئی قدیر ○ (۵:۱۹)

ترجمہ... اے کتاب والو یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول موعود آپکا جو تمہارے سامنے آمد رسل منقطع ہوجانے پر تمام حقائق واضح فرمارہا ہے۔ یہ اس بنا پر کہ کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا لو اب تو تمہارے پاس یہ بشیر و نذیر آپہنچا ہے (لہٰذا مانکر اپنی عاقبت بناؤ) اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ناظرین کرام! پہلی آیت کریمہ نہایت حیران کن عنوان کے ذریعے واضح کررہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیج دیا ہے اس میں چند امور قابل توجہ ہیں۔

۱.... یہاں اس رسول کو اپنا رسول کیوں فرمایا جبکہ تمام رسول، نوح، ابراہیم، موسیٰ، سلیمان و داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام بھی تو اسی کے رسول تھے۔ یہاں صرف انہی کو اپنا رسول کیوں فرمایا؟

ثانیاً.... فرمایا کہ میں نے اسے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ جب کہ سابقہ انبیاء و رسل بھی تو یہی مشن لے کر تشریف لائے تھے۔

ایسے ہی آیت نمبر ۲، نمبر۳ میں بھی یہی خصوصی عنوان اختیار فرمایا کہ

اے کتاب والوں تمہارے پاس ہمارا رسول مکرم آپہنچا

کیا انکے پاس اس سے پہلے ہزار ہا انبیاء رسل نہ آئے تھے جیسے کہ خود فرمایا افکلما جاء کم رسول بمالا تھوٰی انفسکم الخ

حضرت موسیٰ سے لے کر مسیح تک ہزار ہا سچے رسول ہدایت و دین حق لے کر آتے رہے پھر اب یہ عجیب و غریب عنوان کیوں اختیار فرمایا جارہا ہے پھر خصوصاً لقب رسول کا ذکر مزید بر آں حضرت موسیٰ کے بعد نبی رسول ایسے بھی تشریف لائے جو یہود کو ان کی توراۃ میں گڑبڑ کرنے پر کھل کر ملامت بھی کرتے رہے۔ ان کے سامنے ان کی فریب کاریاں کھول کر بتاتے رہے حتیٰ کہ حضرت مسیح بھی اس سلسلہ میں کافی حد تک اظہار حق فرماتے رہے پھر یہاں کیوں فرمایا کہ وہ تم پر تمہارے پیشتر چھپائے ہوئے امور واضح کررہے ہیں۔

معزز علمائے کرام اور اکابرین امت! توجہ فرمایئے۔ غور کیجئے، ذہن و قلب کے تمام قویٰ اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے غور فرمایئے۔ توجہ فرمایئے کہ یہ کیا سرالٰہی ہے؟

فرمایئے کیا مجھ جیسے ناکارہ کی یہ سوچ اور اس کا نتیجہ درست ہے کہ

ان آیات قرآنیہ میں اہل کتاب کو کوئی سابقہ حوالہ یاد کرایا جارہا ہے۔ ان کو کوئی ایسا وعدہ ذہن نشین کرایا جارہا ہے جس کا تذکرہ ان کی سابقہ کتب میں کیا گیا تھا۔

کیونکہ یہی کتاب الٰہی قرآن مجید دوسری جگہ اعلان کررہی ہے کہ

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل الخ (۷:۱۵۷)

نیز فرمایا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔
یعنی یہود و نصاریٰ بالکل واضح طور پر خاص رسول معظم جس کی نمایاں صفت نبی امی ہے کا تذکرہ اپنی

تورات و انجیل میں درج شدہ پاتے ہیں

مگر یہ حوالہ جات اجمالی اور غیر واضح ہیں فریق مقابل ان کے صحیح مصداق کا انکار بھی کر سکتا ہے لہٰذا آیئے ہم مل کر سابقہ کتب کی ورق گردانی کریں شائد اس قرآنی عنوان کی تصدیق واضح طور پر کہیں مل جائے۔ مجھے تو سو فیصد امید بلکہ یقین ہے کہ یہ واضح تصدیق "لازماً" ملے گی کیونکہ قرآن مجید تا قیامت روشن کتاب ہے اس کا کوئی دعویٰ' بیان' چیلنج اور وعدہ و حوالہ غلط نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اس کی دائمی اور عالمگیر حقانیت میں فرق لازم آئے گا اور یہ ناممکن ہے۔

یا اخوۃ الاسلام۔ کہو سبحان اللہ 'الحمد للہ' اللہ اکبر آیئے اور کامیابی کے پرمسرت شادیانے بجاتے ہوئے آیئے۔ ہمیں ہمارا گوہر مقصود مل گیا۔ قرآنی تصدیق کا جلوہ پوری آب و تاب کے ساتھ سامنے آ گیا۔ آیئے خدا کی کبریائی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے آیئے اور دیکھئے یہ لکھا ہے اور عین عنوان قرآن کے مطابق لکھا ہے

دیکھو یہ عہد قدیم کا آخری رسالہ ہے جو ملاکی نبی کا صحیفہ کہلاتا ہے اس کا مطالعہ کرتے ہوئے جب ہم اس کے تیسرے باب پر پہنچے تو محمد رسول ﷺ کا جلوہ نور تمام کائنات پر محیط ہو گیا۔ سنو اور کان لگا کر سنو۔ لکھا ہے کہ

دیکھو۔ میں اپنے رسول کو بھیجوں گا○ اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند (حضرت' جناب' آقا) جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل (عبادت خانہ) میں آ موجود ہو گا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ رب الافواج (رب العالمین) فرماتا ہے○ پر اس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے○ اور جب اس کا ظہور ہو گا تو کون کھڑا رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابون کی مانند ہے○ اور وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند پاک صاف کرے گا تاکہ وہ راست بازی سے خداوند کے حضور ہدیے گزرانیں○ تب یہوداہ اور یروشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آئے گا جیسا ایام قدیم اور گزشتہ زمانہ میں۔ اور میں عدالت کے لئے تمہارے نزدیک آؤں گا۔ اور جادوگروں اور بدکاروں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور ان کے خلاف بھی جو مزدوروں کو مزدوری نہیں دیتے اور بیواؤں اور یتیموں پر ستم کرتے اور مسافروں کی حق تلفی کرتے ہیں اور مجھ سے نہیں ڈرتے مستعد گواہ ہوں گا رب الافواج فرماتا ہے کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں اسی لئے تم اے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے۔ ۳:۱ تا ۶

اب ان تمام جملوں کی وضاحت اور فٹنگ مختصراً سماعت فرمایئے

۱۔ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔

اس جملہ میں نہایت اہتمام اور توجہ دلا کر ایک خاص عظیم الشان رسول بھیجنے کا تذکرہ اور وعدہ فرمایا گیا ہے جس کو ھوالذی ارسل رسولہ اور جاء کم رسولنا میں پورا فرمایا گیا ہے۔ دیکھئے وہی لفظ رسول ہے اور وہی اضافت ہے (اپنا رسول) ذرا برابر فرق نہیں۔ سبحان اللہ

۲۔ وہ میرے آگے راہ درست کرے گا۔

یعنی روز عدالت قائم کرنے سے پیشتر وہ آکر خلق خدا پر نیکی و بدی کو پوری طرح واضح کر دے گا کسی عقیدہ یا عمل میں ذرہ برابر ابہام نہ رہنے دے گا اور روز قیامت کے تمام حالات و کوائف کو نہایت تفصیل اور مشاہداتی سطح پر پیش کرے گا۔ اسی بناء پر رسول معظمؐ نے فرمایا کہ بعثت والساعۃ کھاتین۔ گویا روز جزا کی یقینی آمد اور اس کی مکمل کارروائی کھول کر بیان کرائی گئی۔

۳۔ خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہو گا۔

اس شق میں دو باتیں ہیں۔ ۱ ... وہ اقوام عالم کا مطلوب و مقصود ہو گا۔ ۲ ... وہ پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنی عبادت گاہ میں اچانک آ جائے گا۔

امر اول ... واقعتہ "آپ کی ذات اقدس کی بعثت کا وعدہ الٰہی ابتداء سے کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید ۳:۸۱ میں مذکور ہے اور ادھر کتاب اعمال ۳:۲۰ تا ۲۶ میں مفصل مذکور ہے نیز کتاب استثناء ۱۸:۱۸ اور ۳۳:۳ نیز پیدائش ۴۹:۱۰ اور بقیہ رسائل و کتب میں بے شمار مواقع پر آپ کی بشارات مذکور ہیں۔ جن کی بناء پر ہر زمانہ میں انبیائے کرام اور صحائف الٰہی کے پیش نظر لوگ اس رسول معظمؐ کی آمد کے منتظر رہتے تھے اس بناء پر فرمایا کہ وہ ذات عالی ضرور آئے گی جس کے تم طالب ہو۔ چنانچہ انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ جب حضرت یحییٰؑ نے دعوت حق شروع فرمائی تو علمائے یہود نے ایک سفارت اس لئے بھیجی کہ ان سے پوچھو کہ وہ کون ہیں کیونکہ تین ہستیوں کا انتظار تھا۔ وہ نبی' ایلیا اور مسیح تو حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کہ میں مسیح بھی نہیں۔ ایلیا بھی نہیں پھر انہوں کہا کیا تو وہ نبی ہے

یعنی جس کی بشارت موسیٰؑ نے استثناء ۱۸:۱۸ میں دی تھی۔ تو اس نے جواب دیا کہ نہیں انجیل یوحنا ۱:۲۱۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ میں "وہ نبی" نہیں بلکہ وہ ابھی آئے گا پھر اسی یحییٰؑ نے ان کی بشارت آگے بھی بیان فرمائی۔ متی ۳:۱۱ و لوقا ۳:۱۶ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ عظیم بشارت سنائی

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا (وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ) اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (یوحنا ۱۶:۱۲ تا ۱۳)

اسی طرح مسیح کے بعد پولوس بھی اسی عظیم

المرتبت رسول ﷺ کی پیش گوئی سناتا ہے کہ نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گی۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گی۔ علم ہو تو مٹ جائے گا کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔

خط کرنتھوں اول ۱۳:۸

الغرض ان جیسی شہادات کی بناء پر یہود و نصاریٰ سید الرسل کی آمد کے طالب اور آرزو مند تھے۔

۳۔ کی شق ثانی۔ وہ ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔

یعنی اس عظیم ہستی کی آمد نہایت حاجت کے وقت ہوگی اور اس کی آمد سے پیشتر اس کا ہیکل یعنی عبادت خانہ موجود ہوگا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ خاتم المرسلین ﷺ کے سوا کسی نبی کا معبد موجود نہ تھا نہ حضرت موسیٰ کا نہ عیسیٰ کا۔ بلکہ یہودی معبد اور ہیکل موسیٰؑ کے ہزار سال بعد حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا اور عیسائی گرجے آپ کے دو سو سال بعد وجود پذیر ہوئے پس یہ شرف صرف اور صرف سید المرسلین ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کا مرکز دعوت اور عبادت خانہ آپ کی آمد سے ہزارہا سال پیشتر ہی تعمیر ہو چکا تھا جسے آپ نے آکر قیامت تک آباد کرنا تھا پھر آپ کی آمد بھی نہایت حیران کن انداز سے ہوئی کہ آپ مخالفین کی بے خبری میں دس ہزار قدسیوں کی ہمراہی میں اچانک مکہ مکرمہ پر جلوہ افروز ہوگئے۔ ایسا منظر آسمان و زمین کی نگاہوں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اور نہ دیکھیں گے۔

۴۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔

چونکہ ابتدائے آفرینش سے ہی رب العالمین نے آپ کے متعلق تمام انبیائے کرام سے عہد لے لیا تھا۔ کہ جب تم سب کے بعد وہ عظیم رسول مکرم ﷺ آجائے تو تم نے اس پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی نصرت کرنا ہوگی۔ تم نے اپنی اپنی امتوں کو تلقین کرنا ہوگی کہ اگر تم اس خاتم الانبیاء کا عہد پاؤ تو ہماری اتباع ترک کر کے ان کی اتباع کرنا ہوگی۔ دیکھئے قرآن مجید ۳:۱۸

ادھر بائبل کے صحیفہ اول کتاب پیدائش سے لے کر آخری صحیفہ مکاشفہ تک تقریباً تمام کتاب آپ کی تشریف آوری اور بعثت کے متعلق ناطق ہیں۔

۵ و ۶۔ پر اس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا۔

واقعہ فتح مکہ کے دن اور اس کے بعد کوئی فرد یا قوم آپ کے مقابلہ پر نہ آسکی۔ بلکہ ہر میدان میں فتح و نصرت آپ ہی کے ساتھ وابستہ رہی۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ

نصرت بالرعب مسیرۃ شہر۔

آپ کی ذات اقدس تو کجا آپ کے بعد آپ کے اصحاب عظامؓ ہر میدان میں ہمیشہ کامیاب و کامران رہے حتیٰ کہ چند سالوں میں خطہ ارضی کا ایک معتدبہ رقبہ اسلامی جھنڈے تلے آگیا خلافت ثلاثہ کے عہد میں ۴۵ لاکھ مربع میل پر اسلامی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہی رقبہ ۶۵ لاکھ مربع میل تک پھیل گیا۔ تینوں براعظموں پر نور اسلام غالب آگیا۔

۷ و ۸۔ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابون کی مانند ہے اور وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی طرح بیٹھے گا۔

واقعی سید دو عالم ﷺ نے یہ منظر دنیا جہان کے سامنے واضح کر دیا۔ حق و باطل۔ مومن و منافق بالکل الگ الگ ہوگئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

ماكان الله ليذر المومنين على ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب

۹۔ اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند پاک صاف کرے گا۔

لاوی حضرت یعقوبؑ کے ایک فرزند کا نام ہے جن کے نام پر یہود کا یہ ایک قبیلہ تھا چنانچہ حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ اسی قبیلہ سے تھے۔ اسی طرح مدینہ طیبہ میں بھی اس قبیلہ کے افراد موجود تھے تو جب آپ نے فرقان حمید کا پیغام پیش فرمایا تو کئی سعید روحیں دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھے تو بات واضح ہوگئی کہ بنی لاوی جو کہ ایک معزز شاخ تھی ان کے قابل ذکر افراد کو نور اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے کر اپنا برگزیدہ بنالے گا پھر وہ خدا کے حضور اپنے ہدیئے۔ صدقہ و قربانی وغیرہ کی صورت میں پیش کریں گے تو وہ قبول ہوگا اس سے قبل چونکہ بنی اسرائیل کی مسلسل بغاوت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے ناراض ہو کر ان کی قربانیوں کو بھی رد کر دیا تھا۔ اس لئے اب جبکہ وہ پھر نبی آخر الزمان ﷺ کے ذریعے دوبارہ ایمان و راست بازی سے مالا مال ہوں گے تو رب رحیم پھر ان کے نذرانے اور قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے گا۔

۱۰۔ اور میں عدالت کے لئے تمہارے نزدیک آؤں گا اور جادوگروں اور بدکاروں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور ان کے خلاف بھی جو مزدوروں کی مزدوری نہیں دیتے اور بیوؤں اور یتیموں پر ستم کرتے ہیں اور مسافروں کی حق تلفی کرتے ہیں اور مجھ سے نہیں ڈرتے۔ مستعد گواہ ہوں گا۔ خدا کا نزدیک آنا برائے عدالت یعنی اپنے عدل و انصاف کے مکمل اور عالمگیر احکام و ضوابط بواسطہ سید المرسلین ﷺ دنیا میں نافذ کرے گا اور مذکورہ بالا تمام مجرموں کے خلاف تعزیرات اور قوانین جاری ہوں گے۔ ان کا مکمل انصاف ہوگا کوئی کسی پر ظلم و ستم نہ کر سکے گا۔ بیوہ اور یتیم کے حقوق متعین اور وصول ہوں گے۔ ہر ضعیف اور کمزور کی حق رسی ہوگی کوئی کسی کا حق یا مزدوری نہ دبا سکے گا۔

باقی ص ۱۲ پر

مولانا عبد اللطیف مسعود ڈسکہ

عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی شبہات

عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیادی اور اجماعی مسئلہ ہے جس کی تائید میں قرآن و حدیث کی سینکڑوں نصوص موجود ہیں حتیٰ کہ آج تک امت کا ایک فرد بھی اس بارے میں متردد یا مخالف نہیں ہوا۔

مگر قادیانی اور اس کی ذریت اس مسئلہ میں بھی شک و شبہات' دجل و فریب اور تاویل و تحریف کیے بغیر نہیں رہ سکی۔ یہ ملحدین مختلف آیات قرآنیہ میں تحریف کرتے ہوئے اجرائے نبوت کی مذموم و مسموم سعی کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ان کے چند شبہات اور ان کے شافی جوابات ملاحظہ فرمائیں

۱...... مرزا کی متعدد کتب بالخصوص "ایک غلطی کا ازالہ" میں مذکور ہے کہ

مرزا کو آنحضور ﷺ کی کامل اطاعت کرنے کی بنا پر نبوت ملی ہے۔

الجواب..... حصول نبوت باتفاق امت ایک وہبی امر ہے جو کہ محض فضل الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے اطاعت اور اکتساب سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی اس نظریے سے اتفاق رکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ

ولا شک ان التحدیث موهبة مجردة لا تنال بکسب البتة کما هو شان النبوة

ترجمہ۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم کلامی محض عطا الٰہی ہے یہ کسب و محنت سے ہرگز نہیں ملتی جیسے کہ نبوت محض عطائے الٰہی سے ہی ملتی ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۲ خزائن ج ۷ ص ۳۰۱)

۲...... دوسری جگہ لکھتا ہے

صراط الذین انعمت علیهم

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کہ کسی عمل کا اجر۔

(چشمہ مسیحی ص ۴۲ خزائن ج ۲۰ ص ۳۶۵)

۳...... اگر اطاعت سے نبوت مل سکتی تو سب سے پہلے صحابہ کرام ؓ کو نبوت ملتی بالخصوص صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کو لازماً" ملتی جب کہ وہاں اس چیز کا نام و نشان نہیں ہے حتیٰ کہ آنحضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ

لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو عمر نبی ہوتے تو جب ان کو بھی نبوت نہ ملی تو امکان نبوت کا تصور کیسا؟

۴...... یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ آخر مرزا قادیانی نے کون سی ایسی اطاعت کی ہے جو تمام امت بالخصوص صحابہ کرام ؓ سے بھی بالاتر ہے حالانکہ ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ مرزا قریباً" اتباع شرع میں صفر کے برابر ہے وہ بھی عمومی رسوم ہی کا پابند رہا۔ شرعی امور میں ہمیشہ رخصت ہی پر کاربند رہا۔ ارکان اربعہ۔ نماز' روزہ' حج اور زکوۃ میں بالکل تقریباً" صفر ہے۔

نماز باجماعت اسے میسر نہ تھی۔ روزے ہمیشہ فدیہ سے پورے کرتا رہا۔ زکوۃ دینے کی نوبت کبھی نہیں آئی۔ حج کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آخر یہ کون سی اطاعت کرتا رہا۔ جو عام افراد امت سے ممتاز اور نمایاں پوزیشن رکھتی ہے۔ جس بنا پر اسے نبوت مل گئی۔ العیاذ باللہ

شبہ نمبر۲..... اکثر قادیانی عام طور پر یہ آیت بقائے نبوت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اهدنا الصراط المستقیم

استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ

ہم پنجگانہ نمازوں کو دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں ان لوگوں کا راستہ بتا جن پر تیرا انعام ہوا اور بحکم قرآن خدا کا انعام انبیاء' صدیقین' شہدا اور صالحین پر ہوا کما قال تعالیٰ من یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین تو مطلب یہ ہوا کہ اے خدا ہمیں نبی صدیق شہدا اور صالح بنا اور خدا تعالیٰ ہماری دعائیں قبول کرتا ہے تو لازماً" وہ نبوت کے بارے میں بھی ہماری دعا قبول کرتا ہے۔

الجواب........ اولاً"۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی کی معیت اور رفاقت حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس کے عین ہو جاتا ہے۔ مثلاً" کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص مع اہل و عیال کراچی گیا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اپنے اہل و عیال کا عین ہو گیا۔ اگر مرزائی یہ ضابطہ نہیں مانتے تو پھر لوگ صرف نبی ہی نہیں بنیں گے بلکہ معاذ اللہ خدا بھی بننے لگیں گے کیونکہ قرآن مجید میں ہے ان الله مع الصابرین' انی معکم' ان الله معنا تو کیا اس کا نتیجہ مرزائی قبول کر سکتے ہیں کہ صابرین خدا بن جائیں۔ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ صحابہ یا خود حضور بن گئے ہوں۔

اس طرح تو ہندوؤں کے نظریے کے مطابق لاکھوں خدا بن جائیں گے۔

خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا المرء مع من احب۔ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ تو گویا ہم سب محبین انبیاء و اولیاء۔ نبی اور ولی بن گئے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة (مشکوۃ ص ۱۸۴)

فرمایا..... التاجر الصدوق مع النبیین ...الخ ۔تو کیا سب تاجر معاذ اللہ نبی ہو گئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۴۴۳)

حضرات گرامی یہ تو مراق کے شکار مرزائیوں کا ایک ڈھکوسلہ ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت سے آخرت میں ان کی جنت میں رفاقت حاصل ہونے کا اعلان ہے نبی نہیں بنتے ہاں اگر کوئی اطاعت کرتے کرتے بنتا ہے تو سنئے

فرمایا..... والذین آمنوا باللہ و رسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (الحدید ۱۹)

ترجمہ...... اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر وہی ہوں گے صدیق اور شہید اپنے رب کے ہاں۔

تو گویا اگر اطاعت سے کوئی کچھ بنتا ہے تو وہ صرف صدیق اور شہید ہی بنتے ہیں نبی نہیں بن سکتے کیونکہ وہ تو ایک وہبی معاملہ ہے جو آنحضور ﷺ سے قبل عطائے الٰہی سے ملتا تھا اور اب وہ بھی مختتم ہے۔ اسی بنا پر امت کے کامل ترین اطاعت شعار صرف صدیق ہی بنے۔ شہید اور ابرار تو بنے مگر نبی کوئی نہ بن سکا۔ باوجودیکہ لوکان بعدی نبی لکان عمر کا اعلان بھی موجود ہے مگر چونکہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد در نبوت بند ہے ان میں سے کوئی بھی اس مقام پر فائز نہ ہو سکا۔

نمبر۲...... قادیانی اور اس کی امت کے ہاں چونکہ واؤ جمع کے لئے آتی ہے تو اس حساب سے جو کوئی خدا و رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ پہلے نبی ہو گا پھر صدیق پھر شہید پھر صالح۔ تو گویا پہلے نبی تو بن ہی جائے گا اگلے مراتب اسے ملیں یا نہ کیونکہ مرزائی واؤ کی ترتیب پر بڑا زور دیتے ہیں لہذا شاید یہاں بھی وہ اس کی افادیت سے انکار نہ کریں۔ یا للعجب

نمبر۳........ خود مرزا قادیانی نے اس آیت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے کہ

آیت کی مراد یہ ہے کہ انبیاء، صدیقین وغیرھم کی صحبت میں آجاؤ۔

(آئینہ کمالات ص ۱۱۲ طبع ربوہ، ص ۴۹۸ طبع لاہور)

مکمل عبارت یہ ہے

تم پنج وقتہ نمازوں میں یہ دعا پڑھو۔ اھدنا الصراط المستقیم

یعنی اے ہمارے خدا اپنے منعم علیہم بندوں کی راہ ہمیں بتا وہ کون ہیں۔ نبی، صدیق اور شہداء در اصل اس دعا کا خلاصہ مطلب یہی تھا کہ ان چاروں گروہوں میں سے جس کا زمانہ پاؤ اس کے سایہ صحبت میں آجاؤ۔

خزائن ص ۴۱۲ ج ۵۔ لو جی سارا معاملہ سیدھا ہو گیا۔

نمبر۴...... مرزا قادیانی نے اہل مکہ کے لئے یہ دعا کی تھی کہ

نسألہ ان یدخلکم فی ملکوتہ مع الانبیاء والرسل والصدیقین والشھداء والصالحین

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۶ خزائن ج ۷، ص ۳۲۵)

ترجمہ....... ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں اپنے انبیاء و رسل، صدیقین اور شہداء اور صالحین کی معیت میں اپنی بادشاہت (جنت) میں داخل فرمائے۔

تو گویا اس کا یہ مطلب ہو گا کہ جناب مرزا صاحب دعا کر رہے ہیں کہ تمام اہل مکہ نبی، رسول صدیق اور شہداء اور صالحین بن جائیں اگر یہی مراد ہے تو گویا مرزا نے اہل مکہ کے لئے حصول نبوت کی دعا کی ہے جو کہ یقیناً" منظور بھی ہوئی ہو گی کیونکہ مرزا کو خدا نے وعدہ دیا تھا کہ تیری ہر دعا قبول کروں گا۔

اجیب کل دعائک الا فی شرکائک

تو پھر مکہ والے لازماً نبی رسول بن گئے ہوں گے۔ کیوں جی قادیانیو! یہ نتیجہ منظور کرتے ہو؟ اگر منظور ہے تو آگے سنو (ف) اس تمہید سے ثابت ہو گیا کہ اہل مکہ تمام کے تمام نبی اور رسول بن چکے ہیں۔

جبکہ ان تمام علماء نے مرزا پر فتویٰ کفر بھی لگایا ہے لہذا باعتراف مرزا و مرزائیاں جب مرزا پر انبیاء مکہ کا فتویٰ کفر لگ چکا ہے تو مرزا پرلے درجے کا کافر ہو چکا ہے کیونکہ یہ تو انبیاء کا فتویٰ ہے کسی مولوی یا عالم کا تو نہیں اب دیکھتے ہیں کہ قادیانی کہاں تک انبیائے مکہ کے فتویٰ کو تسلیم کرتے ہیں۔

۵.... مرزا قادیانی شہادۃ القرآن میں آیت اھدنا الصراط المستقیم الخ کے تحت لکھتے ہیں۔ پس اس آیت سے بھی کھلے کھلے طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کو ظلی طور پر تمام انبیاء کا وارث ٹھہراتا ہے تاکہ انبیاء کا وجود ظلی ہمیشہ باقی رہے اور دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہ رہے۔

تو گویا اس آیت سے مراد مرزا قادیانی وہ ظلی نبی مراد لیتا ہے جو ہمیشہ اور مسلسل دنیا میں چلے آرہے ہیں جن سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی۔ (علمائے مجددین) مگر امت قادیانیہ مرزا سے پہلے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کو تسلیم کرنے سے گریزاں ہے تو مرزا کا مفہوم اس کی امت کے مفہوم سے بالکل الگ ہو گیا اب فیصلہ خود کرلیں کہ امت کا مفہوم درست ہے یا مرزا قادیانی کا۔

شبہ نمبر۳.... آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات یستخلفنکم فی الارض الخ سے امت قادیانیہ استدلال کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں اس قسم کے خلیفے قائم کرے گا جیسے پہلی امتوں میں خلفاء تھے اور پہلی امت میں مثلاً" آدم، نوح، سلیمان و داؤد علیہم السلام خلفاء خداوندی نبوت سے ممتاز تھے اس لئے مشابہت تامہ کے لئے اس امت میں بھی خلفاء نبی ہی آئیں گے۔

الجواب...... باتفاق امت یہ وعدہ خلافت صرف صحابہؓ کے ساتھ متفق تھا جو کہ خلفائے راشدین کی صورت میں ظہور پذیر ہو گئے یہ خلافت علی منہاج النبوۃ تھی۔ اس لئے بعد کے آنے والے خلفاء اس کا مصداق نہیں۔

نمبر۲...... خود مرزا قادیانی صاحب اس آیت میں خلفائے سے مراد انبیاء نہیں لیتا بلکہ وہ تو ایسے خلفاء مراد لیتا ہے جو ابوبکرؓ۔ عمر بن الخطابؓ۔ عثمانؓ و علیؓ کو بھی شامل ہوں بعد وہ خلفاء بھی جو امت میں ہمیشہ ہوتے آئے ہیں (مجددین) تمہاری طرح یہ مراد نہیں کہ اس سے مراد صرف وہ نبی ہوں مرزا سے

قبل کوئی نہیں ہوا دیکھئے آنجناب کی کتاب شہادۃ القرآن ص ۷۴ طبع لاہور۔

پھر اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ

کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے .... پس جو شخص خلافت کو تیس برس تک مانتا ہو وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے پھر آگے ص ۶۰ پر مزید لکھتا ہے کہ

نبی تو اس امت میں آنے سے رہے اب اگر خلفاء نبی نہ آویں اور وقتاً "فوقتاً" زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔

تو مرزا غلام احمد کی یہ تصریح صاف بتلا رہی ہے کہ خلفاء سے مراد نبی نہیں بلکہ ان کے جانشین مراد ہیں جو نبی نہ ہوں گے کیونکہ اس امت میں اب نبی نہیں آسکتے۔

لہٰذا قادیانیوں کا شبہ ساقط ہوگیا۔ کہ اس آیت سے بقائے نبوت ثابت ہو رہی ہے۔

شبہ نمبر۴...... بعض دفعہ قادیانی تولہ آیت ظہر الفساد فی البر والبحر بماکسبت ایدی الناس سے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔

الجواب...... آپ کے امام مرزا غلام احمد نے نور القرآن اول میں اسی آیت پر بحث کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ آپ کے بعد نبوت بند ہے۔

(نور القرآن ص ۶ تا ۸ طبع لاہور سلسلہ نمبر ۲۴۲ تا ۲۴۳)

آگے صفحہ ۸ پر لکھا

قرآن کریم نے تمام زمین کے مرجانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت کو وہ بتلاتا ہے اور صاف بتلاتا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مرگئی

پھر اسی صفحہ کے حاشیہ میں لکھا۔

اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہوگیا تھا (اس لئے نئے نبی آتے رہے) اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں کیا۔

ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب اس آیت کے تحت نبوت کی عدم ضرورت کو بیان کررہا ہے اور ختم نبوت کا علی وجہ الحقیقت قائل ہے۔ ادھر مرزائی گروہ اس آیت اور دیگر ایسی آیات سے بقائے نبوت کا نظریہ ثابت کرنے پر اڑے ہوئے ہیں اب خدا جانے کہ سچا گرو ہے یا اس کے چیلے۔ سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟۔ ہاں یہ بات مسلم ہے کہ ان کے گرو متنبی کا مقام ان سے بلند ہے اس کے سامنے ان مریدوں کی کیا وقعت ہے لہٰذا قادیانی ایسی آیات سے جب بھی اجرائے نبوت ثابت کرنا چاہیں ان کو مرزا کی اسی تحریر سے ساکت کیا جاسکتا ہے۔

شبہ نمبر۵...... اجرائے نبوت کی تائید میں قادیانی آیت وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کو بھی پیش کرتے ہیں ترجمہ یعنی ہم کوئی عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

جواب یہ ہے کہ اس آیت کے تحت مرزا قادیانی تو ختم نبوت کا اقرار کررہا ہے

ملاحظہ فرمایئے مرزا کی کتاب شہادۃ القرآن ص ۳۶ طبع لاہور

لکھتا ہے۔ کہ خلیفہ رسول کا ظل ہوتا ہے۔ سو کسی رسول کا تاقیامت باقی رہنا ممکن نہ تھا تو اللہ نے اس کے بقا کے لئے سلسلہ خلافت جاری فرمایا۔ تاکہ نبوت و رسالت دائما باقی رہے۔ کیونکہ سابقہ دور میں نبی آتے تھے اب ان کی جگہ محدث آئیں گے تاکہ مشابہت باقی رہے۔

(شہادۃ القرآن ص ۳۶ تا ۳۹ طبع لاہور)

شبہ ہفتم ۷ تا یازدھم ۱۱ــ بعض اوقات قادیانی مندرجہ ذیل آیات سے بھی اجرائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں

نمبر۷...... اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا" ومن الناس

نمبر۸...... ماکان اللہ یطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ

نمبر۹...... یابنی آدم امایاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی

نمبر۱۰...... یاایھا الرسل کلوامن الطیبات واعملوا صالحا"۔

نمبر۱۱...... ماکان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا"۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ ان آیات میں صیغہ مضارع اور مستقبل استعمال ہوا ہے تو معلوم ہوا کہ آئندہ بھی رسل آتے رہیں گے۔

ایسے نمبر۱۰ میں جو خطاب عام ہے کہ اے رسولو تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ تو اگر نزول قرآن کے بعد آمد رسل ممتنع ہے تو یہ امر کیسا؟

ایسے ہی نمبر۱۱ میں ہمیشہ کے لئے ایذاء رسول سے روکا گیا ہے اور رسول کی ازواج سے امتی کے لئے نکاح کرنا منع کیا گیا ہے معلوم ہوا کہ آئندہ بھی رسول آئیں گے جن کی ایذا رسانی اور تزوج بیوگان سے ممانعت ہے۔

الجواب یہ ہے ا...... یہ استدلال آیات کے سیاق سے ہٹ کر کیا گیا ہے۔ ناظرین خود ان آیات کا مع سابق ولاحق کے ان کی تردید کرسکتے ہیں۔

نمبر۲...... بقول مرزا آنحضور کے بعد صرف ایک ہی نبی یعنی مرزا کا آنا ممکن ہے تو ان کا استدلال کیسے درست ہوگا وہاں تو الرسل کا لفظ موجود ہے۔

نمبر۳...... نیز جناب قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول۔ محدث اور مجدد سب شامل ہیں لہٰذا ثابت ہوگیا کہ تمہارا مفہوم لے کر بھی بقائے نبوت ثابت نہ ہوگی بلکہ رسل سے مراد محدث اور مجدد لئے جائیں گے۔

ملاحظہ فرمائیں مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ

رسل سے مراد مرسل ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء (آخری نبی ﷺ) ہیں اور بعد

آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے۔ شہادۃ القرآن ص ۲۳۔

نیز یہ مضمون مرزا کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ۳۲۲ طبع ربوہ میں بھی ہے ۔۔۔۔ نیز لکھا کہ

رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔ ایام الصلح ص ۱۷۱ خزائن ص ۴۱۹ ج ۱۴

تو جب رسل سے مراد عام ہے تو تمہاری دلیل بالکل نابود ہوگئی اب یا تو مرزا قادیانی کا مفہوم قبول کر کے اپنے دعویٰ اور نظریہ سے دستبردار ہو جاؤ یا اس پر قائم رہ کر مرزا کے منکر اور مخالف بن کر ڈبل کافر بن جاؤ ایک اسلام سے نکل کر دوسرے مرزائیت سے بھی نکل کر۔ لہٰذا تمہارے لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اس قسم کے تمام وساوس پر لاحول پڑھ کر سیدھے سادھے دین برحق اسلام ہی میں آجاؤ صرف محمد رسول اللہ ہی کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ یاد رکھو ومن یشاقق الرسول ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ خدائی اعلان ہے۔

شبہ نمبر ۱۲..... قادیانی آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم الخ ۳:۸۱ سے بھی استدلال کرتے ہیں ایسے ہی آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح الآیۃ سے بھی بقائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے حتیٰ کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک رسول کے آنے کا واقعہ پیش کر کے اس کی تصدیق کرنے اور اس پر ایمان لانے کا وعدہ لیا ہوا ہے پھر وہ رسول کون ہوگا؟ جو سب انبیاء کے بعد حتیٰ کہ خاتم الرسل ﷺ کے بھی بعد آنے والا ہے وہ مرزا قادیانی ہے۔

الجواب...... مندرجہ بالا دونوں آیات میں جو انبیاء سے وعدہ ہوا ہے وہ الگ الگ ہیں آیت اول میں تو تمام انبیاءؑ سے خاتم الانبیاء پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور دوسری آیت میں ان اولوالعزم رسولوں سے دین کو نہایت اہتمام سے اور سعی بلیغ سے پہنچانے کا عہد ہے۔ لہٰذا ان دونوں سے مرزا صاحب کو ذرہ برابر بھی ربط نہیں ہو سکتا اس نے تو خود آیت اول کا مصداق سید الرسل ﷺ کو تسلیم کیا ہے دیکھئے جناب قادیانی صاحب یہ آیت اور اس کا ترجمہ درج کر کے لکھتے ہیں کہ

اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے تھے یہ حکم ہر نبی کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ' ورنہ مواخذہ ہوگا .... اگر صرف توحید خشک سے نجات ہو سکتی ہے تو پھر خدا ایسے لوگوں سے کیوں مواخذہ کرے گا جو گو آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لاتے مگر توحید باری کے قائل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۳۰، ۱۳۱ خزائن ص ۱۳۳، ۱۳۴ ج ۲۲)

ملاحظہ فرمائیں مرزا صاحب نے نہایت صفائی سے اس آیت کا مصداق خاتم الرسل ﷺ کو تسلیم کیا ہے۔ تو موجودہ قادیانی کیسے اس آیت کو اجرائے نبوت کے لئے دلیل بنا سکتے ہیں؟

شبہ نمبر ۱۳..... کبھی کبھی قادیانی کارخانہ افتراء و دجل سے یہ صدا بھی آنے لگتی ہے کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد لوگ منصب نبوت پر فائز ہوا کریں گے کیونکہ جب رب کریم نے ہمیں نعمۃ تامہ سے نوازا ہے تو سب سے اعلیٰ نعمت رسالت و نبوت بھی ہمیں ملنی چاہئے۔

الجواب..... اول تو خود تمہارا پیرو مرشد جناب قادیانی صاحب اس آیت کو ختم نبوت کے لئے بطور برہان پیش کیا کرتا ہے۔ جیسے لکھتا ہے

الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔ تحفہ گولڑویہ ص ۵۱ خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۴ اور دیگر حوالہ جات

شبہ نمبر ۱۴ ..... بعض قادیانی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم سے مرزا کی نبوت پر دلیل قائم کرتے ہیں کہ آپ کی دو بعثتیں تھیں ایک الامیین میں اور دوسری آخرین میں۔ تو پہلی بعثت میں تو آپ بنفس نفیس تشریف لائے مگر ثانی میں آپ کا مثیل اور بروز یعنی مرزا قادیانی آخرین کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ گویا امت کے دو طبقے قرار دیئے پہلے کی اصلاح کے لئے خود محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس زمانہ میں دوسرے طبقہ آخرین کی اصلاح کے لئے مرزا آیا ہے اس مضمون کو مرزا نے خود بھی کئی مقامات پر ذکر کیا ہے اور مرزا کی ذریت مرائی بھی بڑے زور سے اس آیت کو پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب تو کافی تفصیل طلب ہے جو کہ نہایت مسکت اور شافی ہے کسی قادیانی کو دم مارنے کی گنجائش نہ ہوگی مگر ہم یہاں صرف الزامی جواب پر ہی اکتفا کرتے ہیں وہ یہ کہ خود مرزا نے ہمارے مدعا کے مطابق امیین اور آخرین کے لئے صرف محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی مزکی و مربی تسلیم کیا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے مرزا صاحب لکھتے ہیں

والی ھذا اشار اللہ تبارک و تعالیٰ فی قولہ تعالیٰ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی یزکی النبی الکریم آخرین من امتہ بتوجھاتہ الباطنیۃ کما کان یزکی صحابۃ فتفکر فی ھذہ الآیۃ واستعذ باللہ من شر کل مستعجل ولو کان عندک لہ کراحۃ و عزازۃ او کان من عشیرتک الاقربین۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۳۹ خزائن ج ۷ ص ۲۴۴)

ایک قابل توجہ بات

یہ ہے کہ قادیانی ایک صیہونی سازش ہے جو کہ ملت اسلامیہ کے خلاف چلائی گئی ہے خدا' رسول' مذہب اور حقانیت کے ساتھ اس کو رتی بھر تعلق نہیں ہے یہ لوگ محض دجل و فریب کے طور پر مذہبی مسائل اپنائے ہوئے ہیں وہ امور جو کہ امت مسلمہ میں اتفاقی اور اجماعی تھے ان میں تشکیک و الحاد کی فضا پیدا کر رہے ہیں علمائے امت ان کا جواب بھی علی وجہ البصیرۃ دے کر ان کے مکر و فریب کا پول کھول چکے ہیں۔

ان مباحث دینیہ میں بلکہ ہر بحث میں اصولاً" دو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

نمبر۱۔ تحقیق و تفتیش کا طریقہ۔

نمبر۲۔ مخالف کے مسلمات پیش کر کے اس کے دعویٰ یا نظریہ کی تردید۔

قادیانیت چونکہ دین و مذہب سے لاتعلق ٹولہ ہے اس لئے ان کے ساتھ بحث و مباحثہ میں بہتر طریقہ یہی ہے کہ ان کی تردید ان کے پیشوا مرزا قادیانی کی تحریرات سے ہی کی جائے۔ اگرچہ طریقہ تحقیق بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بندہ حقیر نے مندرجہ بالا شبہات کے رد میں دوسرا طریقہ یعنی مرزا کی تحریرات پیش کی ہیں۔

احادیث اور قادیانی تحریفات

قادیانی اپنے باطل نظریہ (اجرائے نبوت) کی تائید میں کچھ روایات بھی پیش کرتے رہتے ہیں تو بندہ حقیر اگرچہ ان کا الگ الگ جواب بھی بفضلہ تعالیٰ مسکت طور پر دے سکتا ہے مگر بغرض اختصار ان کی پیش کردہ روایات اگرچہ وہ ہزارہا بھی ہوں ایک ہی مختصر جواب بحوالہ مرزا پیش کرتا ہے چنانچہ آنجہانی جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

اگر بفرض محال قرآن کریم کے مخالف ایک لاکھ بھی حدیث ہوں وہ سب باطل اور جھوٹ اور کسی باطل پرست کی بناوٹ ہے۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۳۹ منقول از چراغ ہدایت ص ۱۰۶

پس جب ہم نے مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید سے مدلل طور پر ثابت کردیا اب اگر قادیانی کتنی ہی احادیث پیش کریں ان کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

ایک قابل توجہ نکتہ

قادیانی ٹولہ جتنی احادیث یا آیات وغیرہ بسلسلہ اجرائے نبوت پیش کرتا ہے ان سے تو ثابت ہوگا کہ آپ کے بعد کئی نبی آئیں گے گویا انہوں نے نبیوں کا ایک پھاٹک کھول دیا ہے لیکن اس کے خلاف ان کے گرو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت صرف اپنے لئے ہی مختص تسلیم کرتا ہے دوسروں کے حق

قادیانیت ایک صیہونی سازش ہے جو ملت اسلامیہ کیخلاف کی گئی ہے۔

میں یہ حصول اعزاز تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے عقیدہ میں تو نبوت صرف مرزا کے ساتھ ہی مختص ہے مگر اس کی امت اتنی فراخ دل واقع ہوئی ہے کہ وہ اجرائے نبوت کی بحث کرتے ہوئے متعدد افراد کے لئے اعزاز نبوت تسلیم کرتے ہیں۔ اب خدا جانے مرزا کا نظریہ درست ہے یا اس کی ذریت باطلہ کا۔

اعتراف مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی۔ لکھتے ہیں کہ

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ایک ہی مرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا' ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں ...... اس لئے خدا کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نمبر۲۔ چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے اس بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے اور ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہوگیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۶۸)

یہ پورا حوالہ ہے۔ بحوالہ رسالہ ایک غلطی کا ازالہ۔

ایسے ہی خود میاں محمود قادیانی بھی کہتا ہے کہ

اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں ...... پس ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۳۸)

غرضیکہ نبوت کے اجارہ دار باپ بیٹا تو نبوت کو صرف مرزا قادیانی تک ہی محدود مانتے ہیں لیکن امت نے نبوتؐ کا پھاٹک ایسا کھول دیا کہ جو بھی آئے دعویٰ نبوت کرتا جائے کوئی کسی کی خصوصیت نہیں دریں حالت قادیانیوں کو عام اجرائے نبوت کی بحث کیسے زیب دیتی ہے نیز اگر خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر کی جائے تو یہ بات کیسے درست ہو سکتی ہے جبکہ ان کے ہاں نبوت صرف فرد واحد کے لئے ہی مختص ہے پھر تو خاتم النبی کہنا چاہئے کہ جب نبی (مرزا قادیانی) کے لئے مہر پھر آخری نبی تو مرزا ہو جائے گا نہ کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بات کوئی بھی قبول نہیں کر سکتا۔

∞

قادیانیت
ایک گھناؤنی سازش

محمد یعقوب خان پوری
دارالافتاء ختم نبوت کراچی

آخری قسط

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ قادیانیت نے اسلام کی تاریخ اصلاح و تجدید میں کون سا کارنامہ انجام دیا اور عالم اسلام کی جدید نسل کو کیا عطا کیا۔ اس تحریک قادیانیت کے بانی نے بہت سے اسلامی مسائل میں متنازع فیہ امور چھوڑے جو نوے سال سے موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ اس کا خلاصہ کیا ہے؟ اور قادیانیت دور جدید کے لئے کیا پیغام رکھتی ہے؟

اس موضوع پر بات کرنے سے پہلے اس دور کے عالم اسلام پر ایک نظر ڈالئے جس میں اس تحریک کا ظہور ہوا اور یہ بھی دیکھئے کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں اس کی کیا حالت تھی اور اس کے کیا حقیقی مسائل و مشکلات تھے۔ یورپ نے عالم اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص معاشی و سیاسی تسلط قائم کرلیا تھا۔ اس کے پاس جو نظام تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی روح سے بالکل خالی تھا۔ اس کے پاس جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام کی عمور طور دین سے دوری کے نتیجے میں بے عملی اور طوائف الملوکی کے باعث مسلمانوں کی اجتماعی قوت یورپ کی سیاسی و فوجی یلغار کا مقابلہ نہ کرسکی۔ مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہوگیا۔ یورپ کی ملحدانہ اور مادہ پرست تہذیب اور اسلامی اقدار میں براہ راست تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی' تمدنی' علمی' اور اخلاقی مسائل پیدا کئے جن کو اسلام پر پختہ یقین' مضبوط ایمان' علم کی گہرائی' غیر متزلزل' اعتماد اور استقامت سے ہی حل کیا جاسکتا تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو ایک ایسی طاقتور علمی اور روحانی شخصیت کی ضرورت تھی جو اس مشکل وقت میں عالم اسلام میں اتحاد اور جہاد کی روح پھونک دے' جو قوت ایمانی سے دشمن کا مقابلہ کرسکے' جس کا وجود دین اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل ہو' جو اسلام دشمنوں کے مقابلہ میں سیسہ پلائی دیوار بن جائے انگریزی حکومت کے تسلط سے اسلامی تعلیم کی مراکز ختم ہوچکے تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی' نئے مکاتب و مدارس کے قیام' نئی اور موثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلہ نشرو اشاعت کی ضرورت تھی جو امت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیت' دینی شعور اور ذہنی اطمینان پیدا کرے۔ سب سے بڑی ضرورت اس بات کی تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کے مطابق اس امت کو ایمان اور اعمال صالح' صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت' دشمنوں پر غلبہ اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے' حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام کی ضرورت دین جدید نہیں ------اور اس امت کو کسی دور میں بھی کسی نئے دین اور نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں ----- اسلامی عقائد و تعلیمات کی رو سے پختہ ایمان کی ضرورت تھی جس سے زمانہ کے فتنوں سے مقابلہ کیا جائے۔ الحمد للہ امت کے بہت افراد' مختلف گوشوں میں مختلف جماعتوں کی شکل میں سامنے آئے۔ جنہوں نے بغیر کسی دعوے اور بغیر کسی جدید امت سازی کے محنت کی اور ان ضرورتوں اور مطالبوں کو پورا کیا اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا۔ انہوں نے کسی نئے مذہب اور کسی نئی نبوت کا علم بلند نہیں کیا اور نہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی قیمتی صلاحیتوں اور قوتوں کو فضول صرف نہیں کیا۔ بلکہ ان کا نفع ضرر سے خالی ان کی دعوت ہر خطرہ سے پاک ان کا ہر کلام اسلام کی بالادستی کا داعی تھا' ان کا ہر قدم غلبہ اسلام کے لئے اٹھتا تھا' انہوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی سربلندی میں صرف کردی سب مسلمان ان کی مخلصانہ خدمات کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

ایسے نازک وقت میں عالم اسلام کے اہم ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی و سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی دعوت و تحریک لے کر سامنے آتا ہے۔ وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل و مشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام صلاحیتیں۔ علم و قلم کی طاقت ایک مسئلہ پر ضائع کردیتا ہے۔ اور امت مسلمہ کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ وہ مسئلہ جس پر پوری زندگی تاہ کی وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا' اس سے جو وقت بچتا وہ انگریزی حکومت کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو ان کا مقابلہ کرنے سے روکنے کے لئے حرمت جہاد پر لگاتا ہے تاکہ مسلمان کبھی انگریز کی غلامی سے آزادی حاصل نہ کریں۔

مرزا صاحب کی زندگی اور جدوجہد کا موضوع یہی مسئلہ رہا ہے۔

پھر دیکھئے کہ عالم اسلام میں جو پہلے سے مذہبی اختلاف اور دینی نزاعات کا شکار تھا۔ جس میں اب کسی قسم کے نزاع کو برداشت کرنے کی ہرگز طاقت نہ تھی۔ تو ایسے وقت مرزا غلام احمد نبوت کا علم بلند کرتا ہے اور جو اس پر ایمان نہ لائے اس کی تکفیر کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان ایک نئی سرحد بناتا ہے۔ جس کے ایک جانب ان کے متبعین کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف پورا عالم اسلام

ہے۔ جو مشرق سے مغرب تک۔ جنوب سے شمال تک پھیلا ہوا ہے۔ مرزا نے عالم اسلام میں بلا ضرورت ایسا انتشار اور ایک ایسی نئی تقسیم پیدا کردی جس نے مسلمانوں کی مشکلات میں اضافہ اور عصر حاضر کے مسائل میں نئی پیچیدگی پیدا کردی۔

مرزا غلام احمد نے درحقیقت اسلام کے علمی و دینی ذخیرہ میں کوئی کام ہی نہیں کیا۔ اس نے تو کوئی عمومی دینی خدمت انجام دی جس کا نفع دنیا کے سارے مسلمانوں کو پہنچے۔ نہ وقت کے جدید مسائل میں سے کسی مسئلہ کو حل کیا' نہ ان کی تحریک موجودہ انسانی تہذیب کے لئے جو سخت مشکلات اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار ہے کوئی پیغام رکھتی ہے۔ نہ اس نے یورپ اور ہندوستان کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام دیا۔ اس کی جدوجہد کا تمام تر میدان مسلمانوں کے اندر ہے۔ اور اس کا نتیجہ صرف ذہنی انتشار اور غیر ضروری مذہبی کشمکش ہے جو اس نے معاشرے میں پیدا کردی ہے واقعہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں وہ ذہنی انتشار نہ ہوتا جس کا پنجاب خاص میدان تھا۔ اگر انگریزی حکومت کے اثر سے اسلامی معاشرہ میں اسلام کی بنیادیں متزلزل اور اسلامی ذہن ماؤف نہ ہوچکا ہوتا۔ اگر مسلمانوں کی نئی نسل دینی تعلیمات اور اسلام کی اصلاحی و تجدیدی شخصیتوں اور نیابت انبیاء اور عظمت انسانی کی حقیقی صفات سے اتنی بے خبر نہ ہوتی اور آخر میں حکومت وقت کی پشت پناہی نہ ہوتی تو یہ مرزا کی تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر بے سروپا الہامات' خوابوں' تاویلات پر ہے اور جو عصر جدید کے لئے کوئی نیا اخلاقی اور روحانی پیغام اور مسائل حاضرہ کو حل کرنے کے لئے کوئی مجتہدانہ مقام نہیں رکھتی۔ کبھی بھی اتنی مدت تک باقی نہیں رہ سکتی تھی جیسا کہ پراگندہ دماغ پر' پراگندہ دل نسل میں رہ سکی۔ مرزا نے مسلمانوں کے مشکل وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ تحریک چلائی۔

اسلام کی صحیح تعلیمات اور دعوت سے انحراف

اور مخلصین و مجاہدین کی (جو ماضی قریب میں اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنا سب کچھ مٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں پر ایک نئے ذہنی طاعون کو مسلط کردیا اور ایک شخص کو ان کے درمیان کھڑا کردیا جو امت میں فساد کا مستقل بیج بوگیا ہے۔

ایران کی بہائی اور ہندوستان کی قادیانیت کی تاریخ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں نے حضور انور دو جہاں کے پیغمبر خاتم الانبیاء ﷺ کی تاریخ پڑھی اور اس میں دیکھا کہ ایک شخص تنہا جزیرۃ العرب میں ایک دعوت لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے پاس نہ مال ہے' نہ اسلحہ ہے' نہ افراد ہیں' نہ ملکی طاقت کا ساتھ ہے' نہ فوج ہے' وہ ایک عقیدہ اور ایک دین کی دعوت دیتا ہے اور کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ نئی حکومت ایک نئی تہذیب وجود میں آتی ہے۔ اور وہ تاریخ کا رخ تبدیل کردیتا ہے جو لوگ کئی برسوں سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے جب اس دعوت پر لبیک کہی اس کے بعد آپس میں ایسے بھائی بنے کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر رہے گی۔ جب یہ داعی حق اپنی لسان مبارک سے کوئی جملہ ارشاد فرماتے ہیں تو تاریخ نے اس کو ایسے محفوظ کیا کہ دنیا کے بڑے بڑے تاریخ دان اس کی مثال پیش نہ کرسکے۔ جب اس نے چند افراد کو علم دے کر کسی سرحد کی طرف بھیجا تو بڑے بڑے لشکر ان کے مقابلہ میں ناکام ہوگئے جب بھی کسی طرف رخ کیا تو فتح ان کے قدم چومتی تھی جب وہ کسی پر نظر شفقت فرماتے تو وہ آپ پر جان نثار کردیتا' کیوں نہ ہو ہم بھی نئی تنظیم بنائیں ہم بہت ذہین ہیں اور تعلیم میں ہم کسی سے کم نہیں' دماغی صلاحیت ہم میں بہت ہے۔ تنظیمی لیاقت بھی رکھتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت شروع کی تھی اس وقت مادی اسباب بھی نہیں تھے [illegible] ان کا کوئی معاون بھی نہیں تھا ہمارے پاس مادی اسباب بہت ہیں اور ہماری مربی انگریز حکومت بھی معاون ہے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے رسول محمد عربی ﷺ کی تاریخ کو محفوظ کیا اور اس پر آج تک مسلمان کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ کل ہماری تاریخ ایسے لوگ دھرائیں گے۔ دنیا میں ہمارا نام بھی روشن ہوگا۔ تو ان احمقوں نے یہ سوچ کر نبوت کا دعویٰ کردیا۔ ان کم بختوں کو معلوم نہیں تھا کہ محمد رسول ﷺ کو ربانی حمایت حاصل ہے اور اسی نے ہی اپنے دین کو قیامت تک باقی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو ختم نہیں کرسکتی۔ خود تو ختم ہوجائیں گے مگر خاتم الانبیاء ﷺ کے لائے ہوئے دین کو ختم نہیں کرسکتے۔

چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ وقتی طور پر ان کی تحریکیں چلیں چند افراد ان کے ساتھ ملے دنیا میں شور ہوا کہ نیا نبی آگیا ہے کوئی نیا انقلاب آئے گا کچھ وقت کے لئے ان کا عروج رہا لیکن وقت آیا کہ ان کا عروج خاک میں مل گیا اور ان کا مذہب ایک مختصر عدد دائرہ میں رہ گیا بلکہ تاریخ میں ایک افسانہ بن کر رہ گیا۔

اس کے بالمقابل (جس کے عروج کو دیکھ کر ان کو نبوت کا شوق ہوا ان کے پاس شیطانی وحی آنے لگی) اسلام ہے جس کو خاتم الانبیاء ﷺ لے کر آئے اتنا طویل عرصہ اس پر بیت جانے کے بعد بھی آج دنیا میں ایک عظیم ترین طاقت ہے' اور اس پر کروڑوں افراد جان نثار کرنے کے لئے تیار ہیں آج بھی دین محمد ﷺ ایک مذہب کی حیثیت سے دنیا کو روشن کررہا ہے آج بھی نبوت محمدی ﷺ کا آفتاب بلند و روشن ہے اس کو ماضی میں بھی نہ گہن لگا ہے اور نہ مستقبل میں اس کو لگے گا قیامت تک یہ دین باقی رہے گا اور خاتم الانبیاء ﷺ کا اسم مبارک روشن رہے گا۔ اور آپ کا ذکر ارفع و اعلیٰ رہے گا۔ ورفعنا لک ذکرک کی شہادت قیامت تک ثابت رہے گی۔

○

مسلمان طلباء پر تربیت یافتہ قادیانی دہشت گردوں کا منظم حملہ

ملتان (پ۔ر) قادیانیوں نے اپنی دہشت گردی کا دائرہ کراچی سے بڑھا کر پورے ملک پر پھیلا دیا ہے۔ دہشت گردی اور بم دھماکوں کی ۸۰ فیصد وارداتوں کے پیچھے قادیانی ہاتھ کی موجودگی کے امکان کو کسی بھی طور نظر انداز اور رد نہیں کیا جاسکتا۔ کشمیریوں سے یکجہتی کا اظہار کرنے والے معصوم مسلمان طلباء پر یکجہتی کشمیر کے دن تربیت یافتہ قادیانی دہشت گردوں کا وحشیانہ تشدد قادیانیوں کی کھلی دہشت گردی ہے۔ ربوہ میں مسلمانوں کے لئے اپنے مسلمان کشمیری بھائیوں کی حمایت کرنا اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا جرم بنادیا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان نے اپنے جاری کردہ ایک بیان میں ربوہ میں رونما ہونے والے المناک سانحے پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ۷۴ء کی تاریخ دہرائی جارہی ہے۔ ۷۴ء میں قادیانی غنڈوں نے مسلمان طلباء کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا' آج پھر مسلمان طلباء کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں قادیانیت کی تبلیغ کرنا' دہشت گردی کرنا اور کشمیر کاز کی مخالفت کرنا آسان ہے جبکہ اسلام کا نام لینا اور اسلام کے فروغ کے لئے کام کرنا جرم ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ربوہ میں قادیانیوں کا مسلمان طلباء پر تشدد انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی بدترین مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر مسلمانوں کے اقلیتوں پر خود ساختہ تشدد اور اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی خود ساختہ خلاف ورزیوں کا رونا تو روتی رہتی ہیں لیکن مسلمان طلباء کے ساتھ رونما ہونے والے اس المناک سانحے پر ان کی زبان خاموش ہے۔ ترجمان نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک اس کے شدید ترین مخالف رہے ہیں۔ ۷۱ء میں پاکستان کو دولخت کروانے میں انہوں نے نمایاں ترین کردار ادا کیا تھا اور آج بھی وہ ملکی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے اور ملک کو تڑوانے کے لئے اپنا پورا زور لگارہے ہیں۔ ترجمان نے عوام کی توجہ کچھ عرصے قبل رونما ہونے والے قادیانی ڈاکٹر مبشر احمد کی گرفتاری کے واقعے کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کہ ایٹمی رازوں کی چوری جیسے سنگین معاملات میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کا ثبوت مل جانے کے باوجود ان کو اعلیٰ سرکاری اور انتہائی حساس مناصب پر تعینات کرنا ملکی سلامتی کے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔ دہشت گردی کی وارداتوں' طلباء پر وحشیانہ تشدد اور ایٹمی رازوں کی چوری میں ملوث ہونے کا ثبوت ملنے کے بعد قادیانیوں کی کڑی نگرانی کرنا حکومت کے لئے بے حد ضروری ہوگیا ہے۔ ترجمان نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور مسلمان طلباء پر وحشیانہ تشدد میں ملوث تربیت یافتہ قادیانی دہشت گردوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کرکے انہیں سخت سے سخت سزا دے اور پورے پاکستان میں قادیانیوں کی شرانگیز کارروائیوں کی روک تھام کرے۔

بحضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

صدقہ ہے تیرا ذات تیری
دین ہے میرا بات تیری
مخبر صادق ہے ذات تیری
لاریب ہے ہر بات تیری
نور ہدایت ہے ذات تیری
کٹ گئی ظلمتوں کی رات میری
اسوہ ہیں دن اور رات تیری
باعث نجات ہیں صفات تیری
شق القمر اور صاحب معراج ہے ذات تیری
اور بے نظیر ہے معراج کی رات تیری
شاہ لولاک ہے ذات تیری
ہر سو دو جہاں میں ہے بات تیری
شاہد ہے قرآن بے مثل ہے ذات تیری
اونچی ہے ہر ذات پات سے اک بات تیری
قابل صد درود و سلام ہے ذات تیری
جاوید صدقہ ہے تیرا ذات میری

حاجی جاوید اقبال چغتائی

from the (Qadiani) Jamaat on account of his alleged hypocrisy. You have resorted to this strategy so that your lewdness may not be known to people but...

May Be:

"Whatever I have written about your immorality, one thing is there which goes on pricking my heart and I feel it is necessary to mention it; viz., probably what we call adultery you don't consider that adultery at all. If so, please let me know it and be good enough to make me understand (your permissiveness). Once I have understood it I shall withdraw.

Prayers without bath after sex act:

"Here I should add one more point that I cannot offer prayers behind you because it has come to my knowledge through different sources that you sometimes come to lead prayers in unbathed sex-polluted condition."

ECHO IN THE COURT ROOM:
ADULTERY CLUB

From: *Kamalat-e-Mahmudia*, op. cit. p. 122.

Compiler's Note:

Shaikh Abdur Rahman Misri complained about Mirza Mahmud Ahmad's immorality in 1937. Consequently he was out of Qadiani Jamaat, either expelled or he made a voluntary exit. Anyhow, he battled with Mirza Mahmud and the matter went beyond posters and newspapers into the Courts. The court statement preferred on oath by Shaikh Abdur Rahman Misri is reproduced below. The Lahore High Court included it in its judgement dated September 23, 1938:

The Affidavit in Lahore High Court:

"The present Khalifa, Mirza Mahmud Ahmad, is extremely immoral. He hunts women under the guise of sainthood. For this purpose, he has employed some men and women as his agents. Through them he gets hold of innocent girls and boys. He has formed a society in which men and women are admitted and they commit adultery in this society." (Mumtaz Ahmad Farooqi, *Fateh Haq*, p. 41)

❁ ❁ ❁

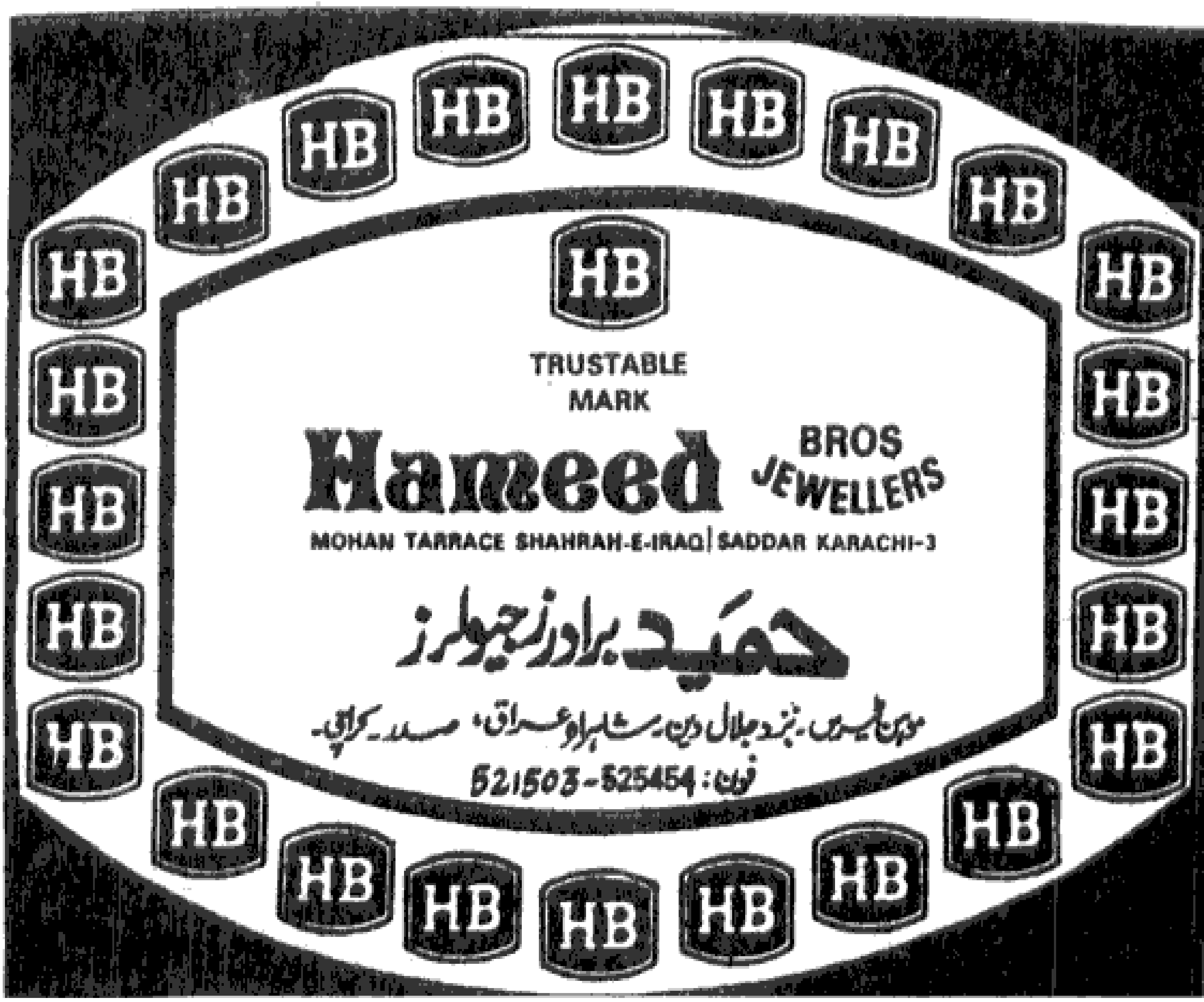

"Praise to Him and His Blessings upon the bountiful Prophet

"Our Master!

"Assalamo-Alaikum and Allah's Mercy and Blessings!

"I am writing below the following few words, simply as a well-wisher of yours and of your family. Since long I wanted to have a straight talk with you but in-between certain matters had necessarily to be drawn in, which you know well would have put you to great shame and in consequence of which you could not face me. *(This was Shaikh Sahib's vain notion, otherwise Mirza Mahmud Sahib did not believe in getting ashamed. —Compiler).*

Cover of Piety:

"If I had quickly given vent to my feelings, moved by your provocation and had published straightaway my earlier letter based on truth, and thus shown your real face to the world after lifting the veil of piety with which you have covered it then I abhor what would have been your doom. *(Actually doom would have befallen upon those who got this statement published; they would have been beaten and expelled from Qadian. Later Shaikh Sahib himself met this very fate. —Compiler).*

Most Immoral of the Immoral:

"For the sole reason that you will feel embarrassed to face me I have been shunning to meet you. It is surprising that whereas I have so much regard for our old association that I hesitate to speak to you about your lustful acts in your face; you, on the other hand, do not possess even that much of consideration which is present ordinarily even in an immoral person. I have heard that even the most immoral of the immoral men does not lay hands on children of his friends. Alas! you did not have even that consideration. You try to ravish the honour of children of your loyal friends, who are your allies and always ready to put their life at stake for your individual honour and for the honour of your family.

(Let honour, self-respect and conscience also be sacrificed; what is the worth of the sincerity which cannot stand such 'ordinary sacrifices'! — Compiler).

Height of Lechery:

"I see that you have taken your sex indulgence to extremes. You would cunningly call near you the girl you want, get hold of her and then tear up her chastity. On the one hand you would take undue advantage of a maiden's natural modesty (and quiet submission), on the other, you would threaten her (after your act, saying to her) 'if you told anybody about this nobody will listen to you because all people would say you are mad and hypocrite. No one will believe anything against me'. If any girl with pluck did speak out then her parent or husband was put off by different excuses."

Net for Boys and Girls:

"When the notoriety of the net which you have spread to catch boys and girls through your men and women agents is revealed then people will realise how their families have been plundered. Families which are loyal to you and who take pride in cultivating contacts with you and your family will repent ruefully." *(Provided their wits and sensibility too have not been 'sacrificed' for the Khalifa Qadian. —Compiler)*

Revenge, Retaliation, Reprisal:

"On the other hand you go all out to trample down those persons who come to know of your lewd acts, or if they happen to speak out about your sex indulgence before someone and you come to know of it. Compassion on such occasions never reaches near you anywhere. With a heart, harder than stone, you fall on him. When you mete out punishment, reformative aspect is taboo and reprisal is conspicuous. Here take the example of Sakeena, wife of Mirza Abdul Haq, *(who had complained of Khalifa's carnal clutches in 1927).* How much is she oppressed by you! The truth of what she said has now been fully proved. Still that poor soul, despite her truthfulness, is living a life worse than that of a prisoner. Her health has broken down."

Mirza Mahmud's Qadiani Trickery:

"You have contrived this strategy that you don't let people meet each other and have terrified them by the cry: 'Beware of hypocrites, beware of hypocrites'. You have contrived to make everybody suspicious of the other. Everyone is now afraid lest the other fellow should report against him resulting in a fatwa (decree) declaring him expelled

WRITINGS SPEAK ABOUT MIRZA QADIANI

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

Compiler's Note:

Below are some startling extracts from a letter addressed to Khalifa Qadian Mian Mahmud Ahmad by one of his disciples. The letter was later published for the benefit of people. It was in 1927 that Mirza Mahmud ravished the chastity of Sakeena and Zahid and episodes regarding them spread into streets and lanes of towns. Newspapers' income increased manifold. People read them ravenously. Courts echoed with their accounts. Still the Khalifa's over-credulous disciple, Shaikh Abdur Rahman Misri, would not give any credence to them. The 'Piety' of his 'Peer', Mirza Mahmud opened his eyes only when the onslaught of the Tartar struck Shaikh's own house and his household lay ruined. It was then that he saw into the 'sainthood' of his spiritual master. But too late. The damage had been done. The marauder had looted what he desired. Despite this catastrophe, the faithful disciple shunned betraying the secret in public. He tried to hush hush the scandal by writing a private letter to Khalifa Qadian but to no avail. The secrecy could not be kept and the cat came out of the bag. Here are extracts from one of his earlier published letters to which suitable headings have been provided. The complete letter may be seen in Kamalat-e-Mahmudia and Shafiq Mirza's Shahre Sadoom.

Plain Speaking:

"In the name of Allah, the Most Compassionate and the Most Merciful.

"One great accusation against Khalifa (Mirza Mahmud Ahmad, Khalifa Qadian) is that he is voluptuous. I am a doctor and I know that those who excessively indulge in sex, even for a short period, become what is called in English a 'wreck'. The brain of such a person becomes useless, his wits set at nought; he cannot even make appropriate physical movements. In short, all his propensities lie asunder. One look at him from head to foot betrays that he has ruined himself by sex excessiveness. For this reason they say:

"Fornication uproots man from his foundation."

EVIDENCE PROVED

From: Own Words of Khalifa Mahmud Ahmad: *Kamalat-e-Mahmudia*, op. cit. p. 75.

"Doctors thought that my mental state would recuperate in a few weeks. Whatever be the improvement, the recovery speed is not fast enough. Supported by men I can barely take a few steps and that too with difficulty. My brain and tongue are in a state that I cannot speak out in sermon even for a short duration and therefore doctors have completely stopped me from undertaking any work which may cause me mental strain."

LAMENT OF A DEAR DISCIPLE

From: *Kamalat e Mahmudia*, op. cit., pp. 98 to 116.

بقیہ آپ کے مسائل

کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم فرض ہے یا واجب؟ ڈاڑھی کی صحیح مقدار کیا ہے اور اس مقدار کا حکم کس نے دیا؟ خود پیغمبر علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ڈاڑھی مبارک کی مقدار کیا تھی؟

جواب .... عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرۃ قص الشارب وعفاء اللحیۃ

(الحدیث صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹)

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کٹانا اور ڈاڑھی بڑھانا انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے اور مونچھیں بڑھانا اور ڈاڑھی کٹانا خلاف عظمت ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ لوگ فطرت اللہ کو بگاڑتے ہیں قرآن مجید میں ہے کہ شیطان لعین نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑیں" تفسیر حقانی اور تفسیر بیان القرآن" میں ہے کہ ڈاڑھی منڈانا بھی تخلیق خداوندی کو بگاڑنے میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ چہرے کو فطرۃ" ڈاڑھی کی زینت و وجاہت عطا فرمائی اور زنانہ چہرے کو اس فطرت کے خلاف دوسری فطرت (یعنی ڈاڑھی و مونچھوں کا نہ ہونا) عطا فرمائی۔

پس جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں اغوائے شیطان کی وجہ سے نہ صرف اپنے چہرے کو بگاڑتے ہیں بلکہ اپنی فطرت کو مسخ کرتے ہیں۔

چونکہ فطرت انبیاء کرام کا طریقہ ہی صحیح فطرت انسانی کا معیار ہے اس لئے فطرت سے مراد انبیاء کا طریقہ اور ان کی سنت بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ مونچھیں کٹوانا اور ڈاڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم و بیش) انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے اور یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ان کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے "اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتداہ" (انعام آیت ۹۰)

اس لئے جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں وہ بھی انبیاء اکرام علیہم السلام کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں گویا اس حدیث میں تنبیہہ فرمائی گئی کہ ڈاڑھی منڈانا بھی تین گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۱ .... انسانی فطرت کے خلاف ورزی ۲ .. اغواء شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑنا ۳.... انبیاء علیہم السلام کی مخالفت' پس ان تین وجوہ سے ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے اور مردانہ وجاہت ہے اس کا منڈوانا یا کتروانا (جب کہ حد شرعی سے کم ہو) گناہ کبیرہ ہے جس کے بارے میں ارشاد رسول اللہ ﷺ نے سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فعل حرام سے بچنے کی توفیق کامل عطا فرمائے۔

احادیث میں ڈاڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ترمذی کتاب الادب میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ ریش مبارک کے طول و عرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے' اس کی وضاحت صحیح بخاری "کتاب اللباس ج ۲ ص ۸۷۵" کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے موقعہ پر احرام کھولتے تو ڈاڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی روایت منقول ہے (نصب الرایہ ج ۲ ص ۴۵۸) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت ہے (ہدایت کتاب الصوم) پس جس طرح ڈاڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح ڈاڑھی ایک مشت سے کم رکھنا بھی حرام ہے۔

واما الاخذ منھا وھی دون ذالک کما یفعلہ بعض المغاربۃ...الخ

(فتح القدیر ج ۲ ص ۷۷، بحر الرائق ج ۲ ص ۳۰۲)

(شامی ج ۲ ص ۴۱۸)

واما لاخذ منھا الخ بھذا وفق فی الفتح بین ما مر وبین مافی الصحیحین عن ابن عمر عنہ ﷺ "احفوا الشوارب واعفوا اللحیہ" قال لانہ صح عن ابن عمر راوی ھذا الحدیث انہ کان یاخذ الفاضل عن القبضۃ..الخ

(شامی ج ۲ ص ۴۱۸)

(فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۰۵ ج ۲ ص ۳۸۴ ج ۶ ص ۳۵۸ ج ۵ ص ۱۰۵ ج ۵ ص ۱۰۸)

(امداد المفتین ج ۲ ص ۳۷)

بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی

سوال...... اگر کوئی آدمی اپنی ساس پر بری نیت رکھتا ہو یا ناجائز تعلقات قائم کرتا ہو تو اس کا اپنی بیوی سے نکاح قائم رہے گا یا نہیں۔

جواب..... اگر کوئی شخص اپنی ساس کو شہوت کی حالت میں چھو بھی لے تو اس کی بیوی (جو اسی ساس کی بیٹی ہے) سے اس کا نکاح بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے اگر ناجائز تعلقات ہوں تو بطریقہ اولیٰ نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بصورت مسئولہ اس آدمی کا نکاح اس کی ساس کی بیٹی سے ختم ہو گیا اب اس کا نکاح کسی بھی صورت میں دوبارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو چکی ہے لہٰذا ایسے میاں بیوی کا تعلق زن و شو قطعاً" حرام ہے ان کو جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے۔

وحرم ایضا" بالصھریۃ اصل مزنیۃ تواصل محسوستہ بشھوۃ واصل ماسنہ!

وفر وعھن مطلقا" (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطوء فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط قولہ بشھوۃ) ای ولو من احد ھما قولہ مطلقا" یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن .....الخ

(ردالمختار فصل فی المحرمات ج ۳ ص ۳۲)

ختم نبوة

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوة

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340